

خالد محمود قطرے سے سمندر تک

One Man • One Foundation • A
Global Humanitarian Mission



The inspiring story of Khalid Mahmood
and the humanitarian mission of

“ This is not the story of one man alone.
It is the story of a vision that crossed borders,
of small drops of compassion ,,
to form an ocean of horn of hope. ,, ”



Khalid Mahmood is the founder and driving force behind Fundación Raindrops, a humanitarian organization dedicated to providing clean water, healthcare, education, and innumber communities. His journey humble beginnings to a global humanitarian leader is testament to repentance, compassion, and vision.



Fundación Raindrops

OUR MISSION

- Provide clean water to those in need
- Deliver healthcare and medical aid to the underserved
- Support education and empower women through skill-based program
- Respond to emergencies with compassion and efficiency

ISBN 995-2-1-666789-1

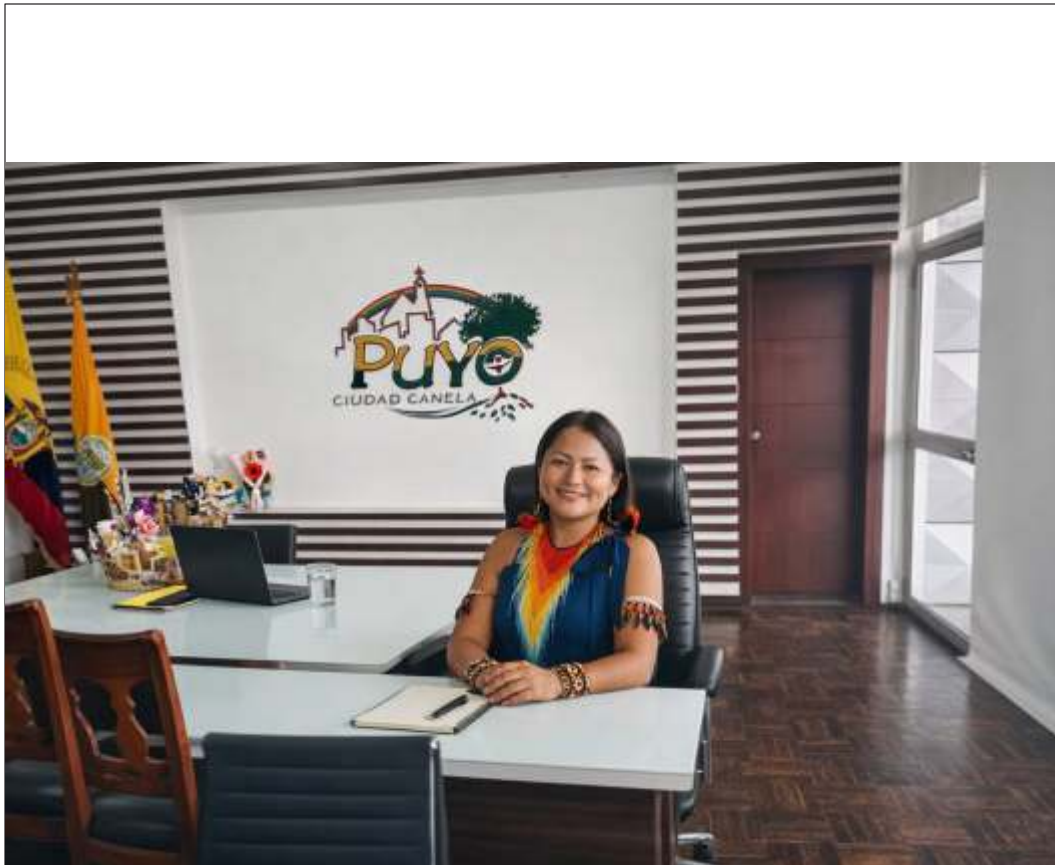


9 1-725551-69897

Follow placed with Sincerely, humanitarian journey



www.fundacionraindrops.org



Jenny Moncayo

Vicealcaldesa

Gobierno Autónomo Descentralizado

Cantón Pastaza - Ecuador

Prólogo

Escribo este libro sobre una persona cuyas acciones y servicios no están limitados por nacionalidad, fronteras, raza, idioma ni origen social. Se trata de un ser humano que ha trascendido toda forma de discriminación para colocar en el centro de su labor la dignidad del ser humano. En mi calidad de Vicealcaldesa Gobierno Autónomo Descentralizado Municipal del Cantón Pastaza, considero un deber institucional expresar que la elaboración de esta obra no responde únicamente a un ejercicio literario, sino a una responsabilidad social, ética y pública.

Durante varios años he tenido la oportunidad de trabajar directamente con Khalid Mahmood en las regiones más remotas de la Amazonía, donde las condiciones geográficas, sociales y económicas presentan desafíos significativos. He sido testigo cercana de su compromiso constante en los ámbitos de la salud, la asistencia humanitaria, la educación y el bienestar social. Su labor no ha sido circunstancial ni reactiva, sino el resultado de una visión clara, sostenida por disciplina, perseverancia y una profunda comprensión de las necesidades humanas.

A lo largo de este proceso, he podido constatar que el trabajo realizado por la Fundación Raindrops no se limita a la ejecución de proyectos o al uso de recursos materiales. Representa, más bien, una filosofía de servicio que persiste incluso frente al cansancio y la adversidad. Cuando las capacidades humanas parecen agotarse, su convicción permanece firme: seguir trabajando por las generaciones futuras y por quienes continúan viviendo en condiciones de vulnerabilidad. Esta continuidad y compromiso distinguen su labor de otras iniciativas asistenciales.

Las acciones de Khalid Mahmood no se han limitado al territorio del Ecuador. A través de su fundación, su apoyo ha llegado a más de cuarenta países, beneficiando a comunidades y personas en situación de extrema necesidad. Estas intervenciones se han desarrollado bajo principios de transparencia, respeto a la dignidad humana y desarrollo social sostenible, plenamente alineados con los objetivos de los gobiernos locales y de las instituciones públicas.

Con base en esta experiencia institucional y en el sentido de responsabilidad pública que me corresponde, he decidido escribir este libro para dejar constancia de este recorrido, de estas acciones y de este modelo de compromiso social. Mi aspiración es que este prólogo, junto con el contenido que le sigue, no solo preserve

la trayectoria de Khalid Mahmood, sino que también sirva como referencia de cooperación efectiva entre la acción social y la gestión pública, demostrando que cuando ambas convergen, es posible generar transformaciones reales y duraderas.



Jenny Moncayo

Vicealcaldesa Gobierno Autónomo Descentralizado Municipal del Cantón Pastaza
Puyo, Cantón y Provincia Pastaza, Ecuador



خالد محمود

فاؤنڈیشن رین ڈراپس انسانیت کی خدمت کا ایک عالمی سفر

خالد محمود، جن کا تعلق پاکستان کے ایک چھوٹے سے قصبے دنیا پور سے ہے، انہوں نے ایکواڈور سے فاؤنڈیشن رین ڈراپس کی بنیاد رکھی، اور یہ کاروان انسانیت آج لاطینی امریکہ، وینزویلا، میکسیکو، برازیل، ایمیزون اور پاکستان تک پھیل چکا ہے۔ یہ تنظیم تعلیم، صحت، صاف پانی، خواتین کی تربیت، یتیم و بے سہارا بچوں کے لیے فری اسکول، معذوروں کے لیے ویل چیئرز، اور دیہی علاقوں میں راشن و طبی امداد کی فراہمی جیسے میدانوں میں بے مثال کردار ادا کر رہی ہے۔ فاؤنڈیشن رین ڈراپس کی خاص توجہ ان علاقوں پر ہے جہاں ریاستی نظام نہیں پہنچتا جیسے ایمیزون کے جنگلات اور نیٹیو قبائل۔ خالد محمود کا مقصد صرف انسانیت کی مدد کرنا نہیں، بلکہ ان نیٹیو قوموں تک اسلام کا پیغام امن، روشنی اور اخوت پہنچانا بھی اپنا فرض اولین سمجھتے ہیں۔ ان کا ماننا ہے کہ جہاں انسان بھوکا ہو، بے سہارا ہو، تعلیم و علاج سے محروم ہو وہاں سب سے پہلے ”خدمت“ اور ”دعوت“ دونوں ساتھ ساتھ جانی چاہیے۔ ان خدمات کے اعتراف میں ایکواڈور کی نیشنل اسمبلی، مختلف بلدیاتی ادارے اور بین الاقوامی تنظیمیں انہیں کئی اعزازات و ایوارڈز سے نواز چکی ہیں۔ تنظیم کا مشن ہے: ”غربت کے دائرے کو توڑنا، انسانیت کی خدمت کرنا، اور ایک روشن مستقبل تعمیر کرنا۔“

www.foundationraindrops.org

+593-987616144

خالد محمود کی Raindrops Foundation

کی 40 سے زائد ممالک میں

فلاحی اور رہنمائی کاموں اور اعزازت کی تصویریں جھلکیاں

































Foundation Raindrops
 Life is a Raindrop

لڑائی میں ریڈ رائیٹس کا خصوصی اور دل سے لگا ہوا بیگانہ فکرمند
 اور نادر چہا تھا جس نے اسی لیے دل کو مست کر کے جانوں کے لی ایسے لگا کر، انہوں نے سائنس سے چمکے۔
 آج کل لڑائی میں ریڈ رائیٹس، یہ لڑنے کے سائے لگا کر اپنی ہر موت سے لڑیں یہ سائنس میں آئی کرتی ہے۔
بہاؤلی سہیلہ صدیقہ الحاج محمد حسین گوہر
 کے انہوں نے تقریباً ۱۰۰ کروڑوں کے خرچہ سے تیار کیے گئے ہیں انہوں نے یہ لگا کر سائنس سے لگا کر انہوں
 ہی کی جاننے اور جاننے کے لیے یہ سائنس میں آئی کرتی ہے۔
 ۱۰۰ کروڑوں کے خرچہ سے تیار کیے گئے ہیں ۱۰۰ کروڑوں کے خرچہ سے تیار کیے گئے ہیں۔



خالد محمود

قطرے سے سمندر تک

پیش کش

Jenny Monocayo

Vice Chief Minister

ایکوا ڈور حکومت، شمالی امریکہ

گولڈن بکس

P.H.A فلیٹس نزد U.E.T، لاہور

0333-5242146

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	:	خالد محمود۔ قطرے سے سمندر تک
پیش کش	:	ایکواڈور حکومت، شمالی امریکہ
ایڈیشن	:	اول
تکمیل برائے اشاعت:	:	1-1-2026
قیمت	:	800/- روپے

فہرست عنوانات

15	دیباچہ	☆
17	باب نمبر 1	☆
17	زندگی کیا ہے؟ انسان اور مقصد حیات	☆
17	انسان اور اس کا ضمیر	☆
19	یہ پہلا باب ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ	☆
20	باب نمبر 2	☆
20	ابتدائی زندگی - خاموش خواب	☆
20	گھر کا ماحول اور تربیت	☆
21	سوالات جو دل میں اُگے	☆
21	خاموش حساسیت	☆
22	تعلیم اور فہم	☆
22	ایک خاموش عہد	☆
22	باب دوم کا خلاصہ	☆
24	باب نمبر 3-4	☆
24	ہجرت صرف جگہ بدلنے کا نام نہیں	☆
25	ابتدائی جھٹکا: ”میں یہاں اجنبی ہوں“	☆

25	☆	زبان کا چیلنج: لفظوں کے بغیر بھی بات کیسے ہو؟
26	☆	روزگار اور خود کفالت: عزت کے ساتھ جینا
27	☆	تنہائی کا کرب: ہجرت کی خاموش قیمت
27	☆	ثقافتی فرق: مختلف معاشروں میں انسان کی قدر
28	☆	شناخت کا سوال: میں کون ہوں؟
29	☆	پہلا انسانی تجربہ: خدمت کا آغاز کہاں سے ہوتا ہے؟
29	☆	”اوور سیز“ پاکستانی اور کمیونٹی: مشترک مسائل
30	☆	مقصد کی تشکیل: ہجرت نے کیا دیا؟
30	☆	ہجرت اور انسانیت: سرحدوں سے آزاد خدمت
31	☆	نتیجہ: ہجرت آزمائش بھی، تربیت بھی
31	☆	باب چہارم کا اختتامی پیغام
32	☆	باب نمبر 5
32	☆	جدوجہد، ثابت قدمی اور اندرونی طاقت
32	☆	تمہید: جدوجہد زندگی کا پہلا امتحان
32	☆	خواب اور حقیقت کے درمیان خلا
33	☆	مالی دباؤ اور خود انحصاری
33	☆	نا کامیوں کا سامنا اور سیکھنے کا عمل
34	☆	ثابت قدمی: روز روز خود کو سنبھالنا
35	☆	تنہائی میں خود سے مکالمہ

35	جدوجہد اور کردار کی تعمیر	☆
36	دوسروں کی جدوجہد کو سمجھنا	☆
36	صبر اور وقت کی اہمیت	☆
36	خود اعتمادی کی بحالی	☆
37	جدوجہد سے وژن تک	☆
37	نتیجہ: جدوجہد بطور نعمت	☆
37	باب پنجم کا اختتامی پیغام	☆
39	باب نمبر 6	☆
39	خیال سے عمل تک - ایک مشن کی پیدائش	☆
39	تمہید: خیال کہاں سے جنم لیتا ہے؟	☆
39	مشاہدہ: مسئلہ بار بار سامنے کیوں آ رہا ہے؟	☆
40	جذبات سے آگے سوچنا	☆
40	خیال کی تشکیل: مدد کو نظام میں ڈھالنا	☆
41	پہلا عملی قدم: چھوٹی شروعات	☆
41	رکاوٹیں اور شکوک	☆
42	ہم خیال افراد کی تلاش	☆
43	اصولوں کی بنیاد	☆
43	پہلا باقاعدہ تجربہ	☆
43	ناکامی سے سیکھنا، کامیابی کو سنبھالنا	☆

44	☆ خیال سے ادارہ: Fundación Raindrops کی جھلک
44	☆ عمل کا فلسفہ: چھوٹا مگر مسلسل
46	☆ نتیجہ: خیال نے سمت پالی
46	☆ اختتامی پیغام باب ششم
46	☆ باب نمبر 7
46	☆ Fundación Raindrops کا قیام ایک خیال سے ایک ادارہ تک
46	☆ تمہید: ادارہ کیوں ضروری تھا؟
47	☆ نام کا انتخاب: Raindrops بوندوں کا فلسفہ
47	☆ وژن اور مشن کی وضاحت
48	☆ قانونی حیثیت: کاغذی کارروائی سے اعتماد تک
48	☆ وسائل کی حقیقت: محدود مگر باعزم
49	☆ ٹیم کی تشکیل: ہم خیال لوگوں کا ساتھ
49	☆ Fundación Raindrops کی ابتدائی ٹیم:
49	☆ ابتدائی منصوبے: بات سے عمل تک
50	☆ شفافیت اور اعتماد
50	☆ ادارہ بطور امانت
51	☆ مشکلات اور تنقید
51	☆ شناخت کی تعمیر

52	ادارے کی ثقافت	☆
52	پہلا اعتماد، پہلا تعاون	☆
52	مستقبل کی بنیاد	☆
53	باب ہفتم کا اختتامی پیغام	☆
54	باب نمبر 8	☆
54	پانی — زندگی کی بنیاد	☆
54	تمہید: پانی اور انسان کا رشتہ	☆
54	پاس کی حقیقت: ایک نظر زمینی حالات پر	☆
55	پانی اور غربت کا گہرا تعلق	☆
55	مسئلے سے حل تک: سوچ کی تبدیلی	☆
56	Fundación Raindrops اور پانی کا انتخاب	☆
56	پانی کے منصوبوں کی اقسام	☆
57	نکا: ایک چھوٹی مشین، بڑی تبدیلی	☆
57	جہاں نکا لگا:	☆
57	کمیونٹی کی شمولیت	☆
58	خواتین اور پانی	☆
58	صحت، تعلیم اور پانی	☆
58	شفافیت اور اعتماد	☆
59	خاموش مگر گہرا اثر	☆

59	پانی بطور صدقہ جاریہ	☆
59	مستقبل کی توسیع	☆
60	باب ہشتم کا اختتامی پیغام	☆
61	باب نمبر 9	☆
61	صحت - وقار کی بحالی	☆
61	تمہید: صحت، زندگی کا بنیادی حق	☆
62	بیماری اور غربت: ایک خاموش جنگ	☆
62	صحت کو خیرات نہیں، حق سمجھنا	☆
63	بنیادی صحت کی سہولیات کی کمی	☆
64	میڈیکل کیمپس: علاج دہلیز پر	☆
64	آنکھوں کا علاج اور بصارت کی بحالی	☆
65	وہیل چیئر اور جسمانی معذوری	☆
65	عورت اور صحت	☆
66	بچوں کی صحت: مستقبل کی حفاظت	☆
66	صحت اور عزت نفس	☆
66	شفافیت اور اعتماد	☆
67	خاموش شفا، گہرا اثر	☆
67	صحت بطور مستقل مشن	☆
67	مستقبل کی سمت	☆

68	باب نہم کا اختتامی پیغام	☆
69	باب نمبر 10	☆
69	تعلیم - مستقبل کی کنجی	☆
69	تمہید: تعلیم کیوں فیصلہ کن ہے؟	☆
69	جہالت اور محرومی: ایک گہرا رشتہ	☆
70	تعلیم بطور حق، خیرات نہیں	☆
70	بنیادی تعلیم: پہلا قدم	☆
71	تعلیم اور خاندان کا کردار	☆
71	دور دراز علاقوں کے تعلیمی چیلنجز	☆
72	ٹیکنالوجی اور تعلیم: نیا دروازہ	☆
72	طلبہ کی خود اعتمادی اور شناخت	☆
73	تعلیم اور سماجی تبدیلی	☆
73	تعلیم کے اثرات:	☆
73	لڑکیوں کی تعلیم: دوہرا فائدہ	☆
74	اساتذہ اور تعلیمی ماحول	☆
74	رکاوٹیں اور حقیقت پسندی	☆
74	تعلیم بطور پائیدار مشن	☆
75	مستقبل کی سمت	☆
75	باب دہم کا اختتامی پیغام	☆

76	باب نمبر 11	☆
76	خواتین، ہنر اور معاشی خودداری	☆
76	تمہید: عورت - معاشرے کی اصل بنیاد	☆
76	غربت کا سب سے گہرا اثر عورت پر	☆
77	خیرات بمقابلہ خودداری	☆
77	ہنرمندی - عورت کی اصل طاقت	☆
78	سلائی اور دستکاری کے منصوبے	☆
78	سلائی مشین: ایک آلہ یا ایک راستہ؟	☆
79	تربیت کے ساتھ شعور	☆
79	معاشی خود مختاری کے اثرات	☆
80	خاموش مگر دیر پا تبدیلی	☆
80	عورت سے عورت تک سفر	☆
80	عزت نفس کی بحالی	☆
81	سماجی رویوں میں تبدیلی	☆
81	چیلنجز اور حقیقت پسندی	☆
81	مستقبل کا وژن	☆
82	باب یازدہم کا اختتامی پیغام	☆
83	باب نمبر 12	☆
83	ہنگامی امداد - جب وقت سب سے بڑی آزمائش ہو	☆

83	☆ تمہید: ہنگامی حالات اور انسانی ذمہ داری
83	☆ آفت کا پہلا اثر: بے بسی اور خوف
84	☆ وقت کی اہمیت: ایک لمحہ، ایک زندگی
84	☆ ہنگامی امداد کی منصوبہ بندی
85	☆ خوراک - بقا کی پہلی ضرورت
86	☆ طبی امداد: زندگی بچانے کی دوڑ
86	☆ بچوں اور کمزور طبقات کی ترجیح
87	☆ خواتین اور ہنگامی حالات
87	☆ مقامی شمولیت: باہر سے نہیں، اندر سے مدد
88	☆ شفافیت اور اعتماد بحران میں بھی
88	☆ خاموش خدمت، گہرا اثر
88	☆ ہنگامی امداد سے بحالی تک
89	☆ چیلنجز اور حقیقت پسندی
89	☆ مستقبل کی تیاری
90	☆ باب 12 کا اختتامی پیغام
91	☆ باب -13
91	☆ عالمی شراکتیں - اعتماد سے وسعت تک
91	☆ تمہید: خدمت جب سرحدیں عبور کرے
91	☆ اعتماد: ہر شراکت کی بنیاد

92	مقامی ساکھ سے عالمی پہچان تک	☆
92	ادارہ جاتی شراکت کی ضرورت	☆
93	بلدیاتی اداروں کے ساتھ تعاون	☆
94	تعلیمی اداروں سے اشتراک	☆
94	بین الاقوامی این جی اوز کے ساتھ روابط	☆
95	سفارتی سطح پر پہچان	☆
95	شراکت میں شفافیت اور خود مختاری	☆
96	ثقافتی احترام اور مقامی حساسیت	☆
96	وسائل کی شراکت، اثر کی وسعت	☆
96	تنقید اور احتساب	☆
97	مستقبل کی عالمی حکمت عملی	☆
97	شراکت بطور ذمہ داری	☆
97	باب 13 کا اختتامی پیغام	☆
99	باب نمبر 14	☆
99	قومی و ادارہ جاتی اعزازات	☆
99	تمہید: اعتراف کیوں اہم ہوتا ہے؟	☆
99	قومی سطح پر پہچان: ریاستی اعتماد کا اعلان	☆
100	نیشنل اسمبلی آف اکیواڈور کی ریلکینیشن	☆
100	نیشنل اسمبلی ریلکینیشن کی اہمیت	☆

101	جامعات کا اعتراف: تعلیم اور سماج کا اشتراک	☆
101	یونیورسٹی آف کوٹاپاکسی کی جانب سے اعزاز	☆
102	تعلیمی اعتراف کا سماجی اثر	☆
102	بلدیاتی ادارے: زمینی حقیقت کا اعتراف	☆
102	میونسپل کارپوریشن کے ساتھ شراکت اور اعتراف	☆
103	آرچی دونہ (Archidona): ایک نمایاں مثال	☆
104	آرچی دونہ کی پذیرائی کی اہمیت	☆
104	اعزازات اور تصویری ریکارڈ کی معنویت	☆
105	اعزازات کا مجموعی اثر	☆
105	باب 14 کا اختتامی پیغام	☆
106	باب نمبر 15	☆
106	وراثت، تسلسل اور مستقبل - بوند سے سمندر تک	☆
106	تمہید: وراثت کا اصل مفہوم	☆
106	فرد سے ادارہ: پائیداری کا پہلا قدم	☆
107	تسلسل - وقتی جوش نہیں، مستقل نظم	☆
107	ادارہ جاتی یادداشت (Institutional Memory)	☆
108	تربیت اور قیادت کی تیاری	☆

108	☆	اقدار کی منتقلی - سب سے قیمتی وراثت
109	☆	نوجوان نسل اور مستقبل کی قیادت
109	☆	ٹیکنالوجی اور تسلسل
110	☆	مالی شفافیت اور مستقبل کا اعتماد
110	☆	شرائکتیں اور پائیدار نیٹ ورک
111	☆	بحران کے بعد تسلسل
111	☆	بین الاقوامی وژن اور مقامی جڑیں
112	☆	فرد کی واپسی، ادارے کی بقا
112	☆	آنے والی نسلوں کے لیے پیغام
112	☆	باب 15 کا اختتامی پیغام
114	☆	اختتامیہ
115	☆	خاموش انقلاب کی گواہی
116	☆	قاری کے نام پیغام
116	☆	آخری سطر

دیباچہ

میں یہ کتاب ایک ایسے شخص کے بارے میں لکھ رہی ہوں جس کی خدمات اور عملی جدوجہد کسی قومیت، سرحد، نسل، زبان یا سماجی پس منظر تک محدود نہیں۔ وہ ایک ایسا انسان ہے جس نے ہر قسم کے امتیاز سے بالاتر ہو کر انسانی وقار کو اپنی تمام تر کوششوں کا مرکز بنایا۔

بحیثیت نائِب میسر، خود مختار بلدیاتی حکومت، کینیٹن پیتاسا، میں یہ ادارہ جاتی فرض سمجھتی ہوں کہ واضح کروں کہ اس کتاب کی تیاری محض ایک ادبی کاوش نہیں بلکہ ایک سماجی، اخلاقی اور عوامی ذمہ داری ہے۔

کئی برسوں سے مجھے یہ موقع حاصل رہا ہے کہ میں خالد محمود کے ساتھ ایگزیکٹو کے اُن دور دراز علاقوں میں براہ راست کام کروں جہاں جغرافیائی، سماجی اور معاشی حالات غیر معمولی چیلنجز پیش کرتے ہیں۔ میں نے صحت، انسانی امداد، تعلیم اور سماجی بہبود کے شعبوں میں ان کی مسلسل وابستگی کو قریب سے دیکھا ہے۔ ان کی خدمات وقتی یا ردعمل پر مبنی نہیں رہیں بلکہ ایک واضح اور پائیدار وژن کا نتیجہ ہیں، جو نظم و ضبط، ثابت قدمی اور انسانی ضروریات کی گہری سمجھ سے تقویت پاتا ہے۔

اس سفر کے دوران میں نے یہ بات بخوبی محسوس کی کہ فاؤنڈیشن رینڈراپس کا کام محض منصوبوں کی تکمیل یا مادی وسائل کے استعمال تک محدود نہیں۔ بلکہ یہ خدمت کی ایک ایسی فکر اور فلسفے کی نمائندگی کرتا ہے جو تھکن اور

مشکلات کے باوجود قائم رہتا ہے۔ جب انسانی صلاحیتیں جواب دیتی محسوس ہوں تب بھی ان کا یقین مضبوط رہتا ہے: آئندہ نسلوں کے لیے اور ان افراد کے لیے کام جاری رکھنا جواب بھی کمزور حالات میں زندگی گزار رہے ہیں۔ یہی تسلسل اور وابستگی ان کی خدمات کو دیگر امدادی کوششوں سے ممتاز بناتی ہے۔

خالد محمود کی سرگرمیاں صرف ایکواڈور تک محدود نہیں رہیں۔ ان کی فاؤنڈیشن کے ذریعے امداد چالیس سے زائد ممالک تک پہنچی ہے، جہاں انتہائی ضرورت مند برادریوں اور افراد کو فائدہ پہنچا۔ یہ تمام اقدامات شفافیت، انسانی وقار کے احترام اور پائیدار سماجی ترقی کے اصولوں کے تحت انجام دیے گئے، جو مقامی حکومتوں اور سرکاری اداروں کے اہداف سے مکمل طور پر ہم آہنگ ہیں۔

اسی ادارہ جاتی تجربے اور اپنی عوامی ذمہ داری کے احساس کے تحت میں نے یہ کتاب لکھنے کا فیصلہ کیا، تاکہ اس سفر، ان اقدامات اور اس سماجی وابستگی کے ماڈل کو محفوظ کیا جاسکے۔ میری خواہش ہے کہ یہ دیباچہ اور اس کے بعد آنے والا مواد نہ صرف خالد محمود کی خدمات کے سفر کو محفوظ کرے بلکہ سماجی عمل اور عوامی نظم و نسق کے درمیان مؤثر تعاون کی ایک مثال بھی بنے، اور یہ ثابت کرے کہ جب دونوں یکجا ہو جائیں تو حقیقی اور دیرپا تبدیلی ممکن ہوتی ہے

Jenny Monocayo
Vice Chief Minister

ایکواڈور حکومت، شمالی امریکہ

باب نمبر 1:

زندگی کیا ہے؟ انسان اور مقصد حیات

زندگی محض سانس لینے کا نام نہیں۔ زندگی دراصل اس سوال کا جواب ہے کہ ہم کیوں ہیں؟ کچھ لوگ زندگی گزارتے ہیں، اور کچھ لوگ زندگی بنا دیتے ہیں۔ خالد محمود اُن لوگوں میں سے ہیں جو زندگی کو محض جینے کے بجائے اسے دوسروں کے لیے آسان بنانے کا ذریعہ ہیں۔

یہ باب کسی تاریخ، کسی شہر یا کسی واقعے سے شروع نہیں ہوتا، بلکہ ایک سوچ سے شروع ہوتا ہے۔ وہ سوچ جو انسان کو مجبور کرتی ہے کہ جب سامنے کوئی بھوکا ہو تو روٹی صرف اپنی نہ رہے، جب کسی کے پاس پانی نہ ہو تو نلکا محض لوہے کا ٹکڑا نہ لگے، اور جب کسی آنکھ میں آنسو ہو تو وہ آنسو صرف تماشہ نہ بنے بلکہ ذمہ داری بن جائے۔

انسان اور اس کا ضمیر

ہر انسان کے اندر ایک ضمیر ہوتا ہے، مگر ہر ضمیر جاگتا نہیں۔ خالد محمود کے اندر یہ ضمیر بہت کم عمری میں جاگ گیا تھا۔ وہ عام لوگوں کی طرح حالات کو قبول کرنے والے نہیں تھے، بلکہ حالات سے سوال کرنے والے تھے۔ ”یہ کیوں ہے کہ کچھ لوگوں کے پاس سب کچھ ہے اور کچھ کے پاس جینے کا حق بھی پورا

نہیں؟“ یہ سوال اُن کے دل میں خاموشی سے پلٹا رہا، اور وقت کے ساتھ یہ سوال ایک ذمہ داری میں بدلتا چلا گیا۔ مقصد کے بغیر کامیابی، ناکامی ہوتی ہے دنیا میں کامیابی کے بہت سے پیمانے ہیں:

دولت، عہدہ، شہرت، طاقت۔ مگر خالد محمود کے نزدیک اگر ان سب کے ساتھ انسانیت شامل نہ ہو تو وہ کامیابی نہیں، ایک خوبصورت ناکامی ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی کے ہر موڑ پر ایک سوال خود سے

پوچھا:

”کیا میرا یہ قدم کسی اور کی زندگی آسان بنا رہا ہے؟“

اگر جواب ہاں میں ہوتا تو وہ راستہ اختیار کرتے، اور اگر نہیں تو وہ راستہ چھوڑ دیتے، چاہے وہ کتنا ہی فائدہ مند کیوں نہ لگتا۔

خدمت: احسان نہیں، فرض۔ یہ کتاب بار بار ایک بات دہراتی ہے اور وہ

یہ کہ:

خدمت احسان نہیں ہوتی، فرض ہوتی ہے۔ خالد محمود نے کبھی خود کو کسی کا محسن نہیں سمجھا۔ وہ خود کو صرف ایک ذریعہ سمجھتے ہیں۔ ایک ایسا ذریعہ جس کے ذریعے کسی پیاسے کو پانی، کسی بیمار کو علاج، اور کسی بے بس کو سہارا مل جائے۔

یہی سوچ بعد میں ایک ادارے کی بنیاد بنی، اور یہی سوچ Fundación Raindrops کی روح ہے۔ بوندوں کا فلسفہ یہ ہے کہ ایک بوند اکیلی ہو تو معمولی لگتی ہے، مگر جب بوندیں ملتی ہیں تو دریا بنتے ہیں، اور دریا زندگیاں بدل

دیتے ہیں۔ خالد محمود نے کبھی بڑے دعوؤں سے شروعات نہیں کی۔ انہوں نے بوند سے آغاز کیا:

☆ ایک مدد

☆ ایک نلکا

☆ ایک مریض

☆ ایک طالب علم

اور یہی بوندیں آہستہ آہستہ ایک تحریک بن گئیں۔

اس باب کا خلاصہ

یہ پہلا باب ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ:

☆ زندگی کا اصل حسن مقصد میں ہے

☆ انسان کی پہچان اس کے عمل سے ہے

☆ اور ایک فرد بھی دنیا بدلنے کی صلاحیت رکھتا ہے یہی وہ بنیاد ہے

جس پر آگے آنے والی پوری کتاب کھڑی ہے۔

☆.....☆.....☆

باب نمبر 2:

ابتدائی زندگی - خاموش خواب

کچھ زندگیاں شور سے شروع نہیں ہوتیں، وہ خاموشی میں پلتی ہیں۔ خالد محمود کی ابتدائی زندگی بھی ایسی ہی خاموشی میں پروان چڑھی۔ نہ کوئی غیر معمولی سہولت، نہ کوئی نمایاں آسائش، مگر ایک چیز وافر تھی اور وہ مشاہدہ تھا۔

وہ بچپن ہی سے چیزوں کو صرف دیکھتے نہیں تھے، بلکہ محسوس کرتے تھے۔ گلی کے کونے پر بیٹھا مزدور، اس کی آنکھوں میں تھکن، اور اس کے بچوں کے چہروں پر سوال۔

یہ سب مناظر ان کے دل پر نقش ہو جاتے۔

گھر کا ماحول اور تربیت

خالد محمود جس گھر میں پلے بڑھے، وہ سادہ تھا مگر اقدار سے بھرپور۔ گھر میں دولت کی کثرت نہیں تھی، مگر عزتِ نفس، سچائی اور دوسروں کے لیے احترام روزمرہ کی گفتگو کا حصہ تھے۔ انہیں یہ سکھایا گیا کہ انسان کی پہچان اس کے پاس موجود چیزوں سے نہیں بلکہ اس کے رویے سے ہوتی ہے۔

بہی وجہ تھی کہ وہ بچپن ہی سے کسی کو حقیر سمجھنے کے قابل نہیں تھے۔

ان کے نزدیک ہر انسان اپنی جگہ قابلِ احترام تھا۔

سوالات جو دل میں اُگے

بچپن میں ہر بچہ سوال کرتا ہے، مگر خالد محمود کے سوال عام نہیں تھے۔

وہ پوچھتے تھے:

”یہ کیوں ہے کہ کچھ لوگ دن بھر محنت کرتے ہیں پھر بھی ان کے گھر میں

چولہا نہیں جلتا؟“

وہ سوچتے تھے:

”اگر اللہ نے سب کو برابر پیدا کیا ہے تو پھر زندگی میں یہ فرق کیوں؟“

یہ سوال کسی ضد کا نتیجہ نہیں تھے، یہ سوال ایک جاگتے ہوئے ضمیر کی آواز

تھے۔

خاموش حساسیت

کئی بچے مشکلات دیکھ کر خود کو سخت بنا لیتے ہیں، مگر خالد محمود ان حالات

میں اور زیادہ نرم دل ہوتے گئے۔

کسی کی تکلیف پر وہ بے چین ہو جاتے۔ کسی کی خوشی پر وہ مسکرا اٹھتے۔

یہ حساسیت بعد میں ان کی سب سے بڑی طاقت بنی، کیونکہ جو انسان

محسوس کرنا جانتا ہے وہی بدلاؤ لانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

تعلیم اور فہم

تعلیم ان کے لیے صرف کتابوں کا نام نہیں تھی، بلکہ سمجھ بوجھ کا ذریعہ تھی۔

وہ سیکھنا چاہتے تھے:

لوگ کیوں ایسے ہیں؟

معاشرہ کیسے بنتا ہے؟

اور انسان کس طرح انسان بن سکتا ہے؟

یہی فہم ان کے اندر ذمہ داری کا احساس پیدا کرتا گیا۔

ایک خاموش عہد

یہ باب کسی اعلان پر ختم نہیں ہوتا، نہ کسی تقریر پر۔

یہ باب ایک خاموش عہد پر ختم ہوتا ہے۔

وہ عہد جو خالد محمود نے اپنے دل میں کیا:

”اگر کبھی میرے بس میں ہوا تو میں کسی کو اپنی مجبوری کے ساتھ اکیلا نہیں

چھوڑوں گا۔“

یہی عہد آگے چل کر ایک مشن بنا، ایک ادارہ بنا، اور ایک تحریک کی شکل

اختیار کر گیا۔

باب دوم کا خلاصہ

اس باب سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ خالد محمود کی شخصیت کسی ایک دن

میں نہیں بنی، بلکہ:

☆ مشاہدے

☆ حساسیت

☆ سوالات

☆ اور اقدار

نے مل کر ایک ایسے انسان کی بنیاد رکھی جو آگے چل کر لاکھوں لوگوں کے
لیے امید کی علامت بنا۔

☆.....☆.....☆

ہجرت صرف جگہ بدلنے کا نام نہیں

ہجرت ایک لفظ ہے، مگر اس کے اندر ایک پوری کائنات چھپی ہوتی ہے۔ کچھ لوگ ہجرت کو صرف سفر سمجھتے ہیں۔ ایئر پورٹ، پاسپورٹ، ویزا، اور نئی زمین۔ مگر حقیقت میں ہجرت انسان کے اندر اور باہر دونوں طرف ایک انقلاب برپا کرتی ہے۔ یہ انسان سے اس کی عادتیں چھینتی ہے، اسے اس کے پرانے نظام سے الگ کرتی ہے، اور پھر ایک نئے نظام کے سامنے کھڑا کر دیتی ہے جہاں اسے دوبارہ خود کو ثابت کرنا پڑتا ہے۔

خالد محمود کی زندگی میں ہجرت ایک ایسا موڑ بنی جس نے ان کی شخصیت، سوچ اور مقصد کو نئی شکل دی۔ ہجرت کے بعد وہ صرف ایک شخص نہیں رہے، بلکہ ایک مشاہدہ کرنے والی آنکھ، ایک سیکھنے والا ذہن، اور ایک مدد کرنے والا ہاتھ بننے چلے گئے۔

یہ باب اسی سفر کا بیان ہے۔ ایک ایسا سفر جو سڑکوں پر نہیں بلکہ دل کے اندر بھی طے ہوتا ہے۔

ابتدائی جھٹکا: ”میں یہاں اجنبی ہوں“

نئے ملک میں قدم رکھتے ہی سب سے پہلا احساس اجنبیت کا ہوتا ہے۔ لوگ بولتے ہیں، مگر الفاظ سمجھ میں نہیں آتے۔ اشارے ہوتے ہیں، مگر معنی واضح نہیں ہوتے۔ قوانین ہیں، مگر راستے معلوم نہیں۔ ایک ہی لمحے میں انسان اپنے اندر بہت چھوٹا محسوس کرنے لگتا ہے۔

خالد محمود کے لیے بھی یہ مرحلہ آسان نہیں تھا۔ ایکواڈور جیسے ملک میں ایک نئی زبان، نئی ثقافت اور مختلف سماجی رویے، یہ سب ایک ساتھ سامنے آئے۔ ایک طرف جینے کی جدوجہد تھی، دوسری طرف شناخت کا سوال تھا۔ یہاں انسان دو طرح کی آزمائشوں سے گزرتا ہے:

☆ بیرونی آزمائش: روزگار، رہائش، کاغذی کارروائیاں، قانون اور زبان
☆ اندرونی آزمائش: تنہائی، بے یقینی، احساس کمزوری، اپنی پہچان کا بحران
یہی وہ مقام ہوتا ہے جہاں کچھ لوگ ٹوٹ جاتے ہیں، اور کچھ لوگ مزید مضبوط بن جاتے ہیں۔

زبان کا چیلنج: لفظوں کے بغیر بھی بات کیسے ہو؟

زبان محض بولنے کا ذریعہ نہیں، یہ زندگی چلانے کا آلہ ہے۔ جب زبان ساتھ نہ دے تو چھوٹی چھوٹی ضرورتیں بھی مسئلہ بن جاتی ہیں۔ بس کا ٹکٹ، دوا کی پرچی اور سرکاری دفتر کا فارم یہ سب پہاڑ بن جاتے ہیں۔ خالد محمود نے اس چیلنج کو شکوہ نہیں بنایا۔ انہوں نے اسے سیکھنے کا موقع

سمجھا۔ انہوں نے جانا کہ زبان نہ بھی آئے تو انسان کا اخلاق، نیت اور مدد کا جذبہ دوسرے تک پہنچ سکتا ہے۔

یہی احساس آگے چل کر ان کی انسانی خدمت کا بنیادی اصول بنا:

”انسانیت کی زبان ہر جگہ ایک جیسی ہوتی ہے“

کیونکہ بھوک، بیماری، اور محرومی کے لیے مترجم کی ضرورت نہیں ہوتی یہ سب ہر دل سمجھ لیتا ہے۔

روزگار اور خود کفالت: عزت کے ساتھ جینا

ہجرت کے بعد زندگی کی سب سے بنیادی ضرورت روزگار ہوتی ہے۔ لیکن روزگار صرف پیسہ نہیں دیتا، وہ شناخت دیتا ہے، وہ خود اعتمادی دیتا ہے، اور وہ معاشرے میں مقام پیدا کرتا ہے۔

خالد محمود نے اپنے لیے رزق کے راستے تلاش کیے اور یہ سیکھا کہ نئی زمین پر خود کو کھڑا کرنے کے لیے:

☆ مستقل مزاجی

☆ نظم و ضبط

☆ ایمانداری

☆ اور سیکھنے کا جذبہ ضروری ہے۔

یہ مرحلہ محض محنت کا نہیں تھا یہ کردار کی تعمیر کا مرحلہ تھا۔ اسی مرحلے نے انہیں یہ سمجھایا کہ اگر ایک فرد اپنے لیے راستہ بنا سکتا ہے تو وہ دوسروں کے لیے

بھی راستہ بنا سکتا ہے۔

تنہائی کا کرب: ہجرت کی خاموش قیمت

ہجرت کا سب سے بڑا دکھ تنہائی ہے۔

اپنے لوگوں سے دوری، اپنے ماحول سے کٹ جانا، اپنی زبان سے محرومی یہ سب دل پر بوجھ بن جاتے ہیں۔ انسان ہجوم میں بھی اکیلا رہتا ہے۔

کئی راتیں ایسی ہوتی ہیں جب دل میں سوال اٹھتا ہے:

”کیا میں نے صحیح فیصلہ کیا؟“

خالد محمود نے اس تنہائی کو خود کو کھانے نہیں دیا۔ انہوں نے اسے اپنے اندر غور و فکر کی جگہ بنایا۔ وہ سمجھ گئے کہ تنہائی اگر مثبت سوچ میں بدل جائے تو:

☆ انسان اپنے مقصد کو پہچان لیتا ہے

☆ اپنی غلطیوں سے سیکھ لیتا ہے

☆ اور اپنی صلاحیتوں کو دریافت کر لیتا ہے

یہی وہ مرحلہ تھا جہاں ان کی سوچ خدمت کی طرف مزید جھکنے لگی۔

ثقافتی فرق: مختلف معاشروں میں انسان کی قدر

ہر معاشرے کے اپنے اصول ہوتے ہیں۔ کچھ جگہیں فرد کو زیادہ آزادی دیتی ہیں، کچھ جگہیں خاندان کو مرکز بناتی ہیں۔ کہیں مذہب نمایاں ہوتا ہے، کہیں سماجی قانون۔

ایکواڈور میں زندگی نے خالد محمود کو یہ سکھایا کہ:

☆ انسانوں کی شکلیں بدلتی ہیں

☆ زبانیں بدلتی ہیں

☆ لباس بدلتے ہیں

☆ مگر ضرورتیں تقریباً ایک جیسی رہتی ہیں

بھوک ہو یا بیماری، تعلیم کی کمی ہو یا پانی کی قلت مسئلہ انسان کا ہے، اور

انسان ہر جگہ ایک جیسا ہے۔

یہ شعور بعد میں ان کے انسانی منصوبوں کی بنیاد بنا کیونکہ وہ صرف ایک

علاقے کے لیے نہیں، بلکہ ہر محروم انسان کے لیے سوچنے لگے۔

شناخت کا سوال: میں کون ہوں؟

ہجرت کے بعد ایک سوال بار بار ابھرتا ہے:

”میں کون ہوں؟“

پہلے انسان اپنی قومیت، زبان، محلے اور خاندان سے پہچانا جاتا ہے لیکن

نئے ملک میں انسان کو اکثر اپنے اندر سے نئی پہچان پیدا کرنا پڑتی ہے۔

خالد محمود نے اپنی پہچان کسی رسمی خطاب میں نہیں ڈھونڈی۔ انہوں نے

اپنی شناخت کو کردار اور خدمت میں تلاش کیا۔

یہی وجہ ہے کہ آگے چل کر وہ صرف ”ہجرت کرنے والا فرد“ نہیں رہے،

بلکہ:

☆ سماجی رہنما

☆ انسان دوست کارکن

☆ اور ایک ادارہ بنانے والے شخص بن گئے۔

پہلا انسانی تجربہ: خدمت کا آغاز کہاں سے ہوتا ہے؟

ہجرت کی زندگی میں جب انسان خود مسائل سے گزرتا ہے تو وہ دوسروں کے دکھ کو زیادہ گہرائی سے محسوس کرتا ہے۔ خالد محمود کے ساتھ بھی یہی ہوا۔

انہیں اپنی جدوجہد نے یہ سکھایا کہ:

☆ مدد مانگنے والے کی عزت نفس کتنی نازک ہوتی ہے

☆ معمولی سہولت کسی کے لیے کتنی بڑی نعمت بن سکتی ہے

☆ اور ایک اچھا لفظ بھی کسی دل کا سہارا بن سکتا ہے

یہیں سے خدمت کا وہ احساس جنم لیتا ہے جو بعد میں Fundación

Raindrops کی بنیاد بنا۔

”اور سیز“ پاکستانی اور کمیونٹی: مشترک مسائل

نئے ملک میں رہنے والے اور سیز لوگ اکثر دو دنیاؤں کے درمیان پھنس جاتے ہیں۔ نہ مکمل طور پر پرانے ملک کے نظام میں رہتے ہیں، نہ نئے ملک کے نظام کو مکمل سمجھ پاتے ہیں۔

خالد محمود نے کمیونٹی کی حقیقت کو قریب سے دیکھا:

☆ قانونی مسائل

☆ میڈیکل مسائل

☆ روزگار اور رہائش کے مسائل

☆ شناخت اور دستاویزات کے مسائل

☆ بچوں کی تعلیم اور زبان کا مسئلہ

یہ سب مسائل صرف ایک فرد کے نہیں ہوتے، پوری کمیونٹی کا چیلنج ہوتے ہیں۔
 یہی وہ مرحلہ تھا جہاں خالد محمود نے ”انفرادی مدد“ کو ”دارہ جاتی مدد“ میں
 بدلنے کی ضرورت محسوس کی۔

مقصد کی تشکیل: ہجرت نے کیا دیا؟

ہجرت نے خالد محمود کو بہت کچھ دیا اور بہت کچھ لیا بھی۔

☆ کیا لیا: سکون، اپنائیت، روزمرہ کی آسانیاں

☆ کیا دیا: تجربہ، وسعتِ نظر، اور مقصد

انہوں نے یہ سمجھا کہ:

اگر انسان اپنی تکلیف سے سیکھ لے تو وہ دوسروں کے لیے آسانی پیدا کر
 سکتا ہے۔

یہی مقصد آگے چل کر ایک فاؤنڈیشن میں ڈھل گیا۔

ہجرت اور انسانیت: سرحدوں سے آزاد خدمت

ہجرت نے ان کے اندر ایک بڑی تبدیلی پیدا کی:

وہ خدمت کو جغرافیہ کے دائرے میں محدود نہیں رکھتے تھے۔

ان کے نزدیک:

☆ انسان ایکواڈور میں ہو یا پاکستان میں

☆ ایمیزون کے جنگل میں ہو یا شہری بستی میں

☆ مسئلہ ایک ہے: بنیادی حقوق تک رسائی

اس لیے خدمت بھی سرحدوں سے آزاد ہونی چاہیے۔

نتیجہ: ہجرت آزمائش بھی، تربیت بھی

باب چہارم کا خلاصہ یہ ہے کہ ہجرت محض تبدیلی مقام نہیں، بلکہ تبدیلی شعور ہے۔ خالد محمود کی ہجرت نے انہیں:

☆ مضبوط بنایا

☆ سکھایا

☆ نکھارا

☆ اور انسانیت کے لیے تیار کیا

یہی وہ مرحلہ تھا جہاں ان کے اندر ایک ادارہ بنانے کی صلاحیت پیدا ہوئی، اور ایک ایسا وژن تشکیل پایا جو بعد میں Fundación Raindrops کی صورت میں دنیا کے سامنے آیا۔

باب چہارم کا اختتامی پیغام

ہجرت کے سفر میں اگر کوئی چیز انسان کو بچاتی ہے تو وہ امید ہے۔

اور اگر کوئی چیز انسان کو عظیم بناتی ہے تو وہ خدمت ہے۔

خالد محمود کے سفر نے یہی ثابت کیا کہ:

اجنبی زمین بھی اپنا وطن بن سکتی ہے، اگر انسان وہاں انسانیت کا چراغ

جلانا جان لے۔

☆.....☆.....☆

باب نمبر 5:**جدوجہد، ثابت قدمی اور اندرونی طاقت**

جب حالات مخالف ہوں، اور راستہ خود بنانا پڑے

تمہید: جدوجہد زندگی کا پہلا امتحان

زندگی میں ہر بڑے مقصد سے پہلے ایک مرحلہ ایسا آتا ہے جسے جدوجہد کہا جاتا ہے۔ یہ وہ وقت ہوتا ہے جب خواب واضح ہوتے ہیں مگر راستہ دھندلا ہوتا ہے، نیت مضبوط ہوتی ہے مگر وسائل محدود ہوتے ہیں، اور حوصلہ زندہ ہوتا ہے مگر آزمائشیں مسلسل سامنے آتی ہیں۔

خالد محمود کی زندگی میں باب پنجم اسی مرحلے کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ وہ دور تھا جب ہجرت کے بعد کی حقیقت پوری شدت کے ساتھ سامنے آئی، اور یہ فیصلہ کرنا تھا کہ حالات کے آگے جھکنا ہے یا ان کے خلاف کھڑے ہو کر راستہ بنانا ہے۔

خواب اور حقیقت کے درمیان خلا

ہجرت کے بعد اکثر لوگوں کو یہ احساس ہوتا ہے کہ خواب جتنے خوبصورت ہوتے ہیں، حقیقت اتنی ہی کڑی ہوتی ہے۔ نئے ملک میں زندگی صرف نیا آغاز نہیں ہوتی بلکہ ایک مسلسل امتحان ہوتی ہے۔ روزگار، رہائش، زبان،

قوانین اور سماجی رویے - سب کچھ نئے سرے سے سیکھنا پڑتا ہے۔
 خالد محمود نے بھی اس خلا کو قریب سے محسوس کیا۔ ایک طرف اندر ایک بڑا
 مقصد جنم لے رہا تھا، اور دوسری طرف روزمرہ کی ضروریات پوری کرنے کی
 جدوجہد تھی۔ یہی وہ مقام ہوتا ہے جہاں بہت سے لوگ اپنے خوابوں کو مؤخر یا
 ترک کر دیتے ہیں، مگر خالد محمود نے اس خلا کو برداشت کرنے کا فیصلہ کیا۔
مالی دباؤ اور خود انحصاری

جدوجہد کا سب سے پہلا اور سخت پہلو مالی دباؤ ہوتا ہے۔ جب آمدنی
 محدود ہو اور اخراجات مستقل ہوں تو انسان ذہنی طور پر بھی دباؤ میں آجاتا ہے۔
 اس مرحلے پر خودداری اور صبر کا امتحان ہوتا ہے۔

خالد محمود نے اس دباؤ کو شکایت یا مایوسی میں بدلنے کے بجائے خود
 انحصاری کا راستہ اپنایا۔ انہوں نے سیکھا کہ:

- ☆ وقتی مشکل مستقل ناکامی نہیں
- ☆ کم وسائل مستقل کمزوری نہیں
- ☆ اور محنت کا کوئی متبادل نہیں

یہی سوچ بعد میں ان کے انسانی منصوبوں کی بنیاد بنی، کیونکہ وہ جان چکے
 تھے کہ غربت اور دباؤ انسان کو کیسے متاثر کرتے ہیں۔
نا کامیوں کا سامنا اور سیکھنے کا عمل

ہر جدوجہد ناکامیوں سے خالی نہیں ہوتی۔ کچھ فیصلے درست نہیں ہوتے،

کچھ مواقع ہاتھ سے نکل جاتے ہیں، اور کچھ کوششیں فوری نتیجہ نہیں دیتیں۔ خالد محمود کے سفر میں بھی ایسے لمحات آئے جب محنت کے باوجود مطلوبہ نتائج حاصل نہ ہو سکے۔

مگر ان کی خاص بات یہ تھی کہ وہ ناکامی کو اختتام نہیں بلکہ سبق سمجھتے تھے۔ ہر ناکامی نے انہیں:

☆ مزید محتاط بنایا

☆ زیادہ حقیقت پسند بنایا

☆ اور اندر سے مضبوط کیا

یہی رویہ آگے چل کر انہیں ایک مضبوط قائد بنانے میں مددگار ثابت ہوا۔
ثابت قدمی: روز روز خود کو سنبھالنا

ثابت قدمی کوئی ایک بڑا فیصلہ نہیں، بلکہ روزانہ خود کو سنبھالنے کا نام ہے۔ یہ وہ قوت ہے جو انسان کو بار بار گرنے کے باوجود اٹھنے پر مجبور کرتی ہے۔ خالد محمود کی ثابت قدمی اس بات میں نظر آتی ہے کہ انہوں نے مشکل حالات میں بھی:

☆ اپنی اخلاقی حدود برقرار رکھیں

☆ شارٹ کٹ اختیار نہیں کیے

☆ اور اصولوں پر سمجھوتہ نہیں کیا

یہی وجہ تھی کہ ان کی جدوجہد نے انہیں تھکایا ضرور، مگر توڑا نہیں۔

تنہائی میں خود سے مکالمہ

جدوجہد کے دنوں میں انسان اکثر تنہائی کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہ تنہائی صرف لوگوں کی کمی نہیں بلکہ سمجھنے والوں کی کمی بھی ہوتی ہے۔ ایسے لمحات میں انسان خود سے باتیں کرتا ہے، اپنے فیصلوں کا جائزہ لیتا ہے، اور اپنے مقصد کو پرکھتا ہے۔

خالد محمود کے لیے یہ تنہائی خود احتسابی کا ذریعہ بنی۔ انہوں نے خود سے یہ سوال بار بار پوچھا:

”کیا میں صرف اپنے لیے جینا چاہتا ہوں، یا دوسروں کے لیے بھی کچھ کرنا چاہتا ہوں؟“

یہی سوال ان کی زندگی کا رخ متعین کرتا گیا۔

جدوجہد اور کردار کی تعمیر

جدوجہد انسان کے کردار کو نکھارتی ہے۔ آسانیاں اکثر انسان کو غافل بنا دیتی ہیں، جبکہ مشکلات اسے حقیقت پسند اور مضبوط بناتی ہیں۔ خالد محمود کی شخصیت میں جو سنجیدگی، برداشت اور توازن نظر آتا ہے، وہ اسی دور کی دین ہے۔

انہوں نے سیکھا کہ:

☆ قیادت طاقت سے نہیں، برداشت سے آتی ہے

☆ خدمت دکھاوے سے نہیں، قربانی سے ہوتی ہے

☆ اور اعتماد وقت کے ساتھ بنتا ہے

یہی کردار بعد میں Fundación Raindrops کی روح بنا۔
دوسروں کی جدوجہد کو سمجھنا

جب انسان خود مشکلات سے گزرتا ہے تو وہ دوسروں کے دکھ کو زیادہ گہرائی سے محسوس کرتا ہے۔ خالد محمود نے اپنی جدوجہد کے دوران یہ سمجھا کہ غربت، بیماری اور بے بسی محض اعداد و شمار نہیں بلکہ حقیقی انسانی کہانیاں ہیں۔ یہی احساس انہیں عام امداد سے آگے لے گیا۔ وہ صرف مدد نہیں کرنا چاہتے تھے، بلکہ نظام بنانا چاہتے تھے تاکہ دوسروں کو وہ مشکلات نہ جھیلنی پڑیں جو انہوں نے خود دیکھی تھیں۔

صبر اور وقت کی اہمیت

جدوجہد کے دنوں میں سب سے مشکل چیز انتظار ہوتی ہے۔ محنت کے باوجود نتیجہ فوراً سامنے نہ آئے تو صبر آزما یا جاتا ہے۔ خالد محمود نے وقت کی قدر سیکھی اور یہ جانا کہ:

”ہر بیج فوراً درخت نہیں بنتا، مگر صحیح وقت پر ضرور پھل دیتا ہے۔“

یہی صبر ان کے منصوبوں میں بھی نظر آتا ہے، جہاں وہ فوری شہرت کے بجائے دیرپا اثر کو ترجیح دیتے ہیں۔

خود اعتمادی کی بحالی

مسلل جدوجہد انسان کی خود اعتمادی کو متاثر کر سکتی ہے، لیکن اگر انسان

خود پر یقین قائم رکھے تو یہی جدوجہد اسے نکھار دیتی ہے۔ خالد محمود نے اپنے اندر یہ یقین برقرار رکھا کہ اگر نیت درست ہو تو راستے خود بنتے ہیں۔
یہ یقین بعد میں انہیں بڑے فیصلے کرنے کا حوصلہ دیتا ہے، جیسے ایک فاؤنڈیشن کی بنیاد رکھنا۔
جدوجہد سے وژن تک

باب پنجم کا سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ یہ جدوجہد محض بقا کی جنگ نہیں تھی، بلکہ وژن کی تیاری تھی۔ اس دور نے خالد محمود کو یہ سکھایا کہ:

- ☆ مسائل کو کیسے سمجھا جائے
- ☆ وسائل کو کیسے استعمال کیا جائے
- ☆ اور لوگوں کو کیسے جوڑا جائے

یہی وژن آگے چل کر عملی شکل اختیار کرتا ہے۔

نتیجہ: جدوجہد بطور نعمت

اگرچہ جدوجہد تکلیف دہ ہوتی ہے، مگر یہ انسان کو مضبوط، باشعور اور مقصد والا بنا دیتی ہے۔ خالد محمود کی زندگی میں یہ مرحلہ ایک نعمت ثابت ہوا کیونکہ اسی نے انہیں ایک عام فرد سے ایک ذمہ دار انسان دوست رہنما میں تبدیل کیا۔

باب پنجم کا اختتامی پیغام

باب پنجم ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ:

- ☆ مشکلات انسان کو ختم نہیں کرتیں، اگر وہ ہمت نہ ہارے

☆ ثابت قدمی وقتی حالات سے بڑی طاقت ہے
☆ اور جدوجہد کے بغیر کوئی مضبوط مشن وجود میں نہیں آتا
یہی وہ دور تھا جس نے خالد محمود کو آئندہ آنے والے بڑے فیصلوں کے
لیے تیار کیا وہ فیصلے جو بعد میں ہزاروں زندگیاں بدلنے کا سبب بنے۔

☆.....☆.....☆

باب نمبر 6:

خیال سے عمل تک - ایک مشن کی پیدائش

جب سوچ نے سمت بدلی، اور ارادہ ادارہ بن گیا

تمہید: خیال کہاں سے جنم لیتا ہے؟

ہر بڑا عمل کسی شور سے نہیں بلکہ ایک خاموش خیال سے جنم لیتا ہے۔
یہ خیال اکثر اُس وقت پیدا ہوتا ہے جب انسان بار بار ایک ہی مسئلے کو
دیکھتا ہے، محسوس کرتا ہے، اور اس کے سامنے بے بس کھڑا رہتا ہے۔ پھر ایک
دن وہی خیال سوال بن جاتا ہے، اور سوال آہستہ آہستہ فیصلہ۔
خالد محمود کی زندگی میں باب ششم اسی مرحلے کی نمائندگی کرتا ہے۔ وہ
مرحلہ جہاں جدوجہد نے صرف برداشت نہیں سکھائی بلکہ سوچ کو عمل میں بدلنے
کی بنیاد رکھی۔

یہ باب اس تبدیلی کی کہانی ہے، جہاں ایک فرد کا احساس ایک اجتماعی
مشن کی صورت اختیار کرنے لگا۔

مشاہدہ: مسئلہ بار بار سامنے کیوں آ رہا ہے؟

خالد محمود نے اپنی ہجرت اور جدوجہد کے دوران ایک بات بار بار دیکھی:
لوگ مختلف تھے، ممالک مختلف تھے، مگر مسائل حیرت انگیز طور پر ایک جیسے تھے۔
☆ کہیں صاف پانی نہیں تھا

- ☆ کہیں علاج میسر نہیں تھا
 - ☆ کہیں تعلیم وسائل کی کمی کا شکار تھی
 - ☆ کہیں عورت محض حالات کی قیدی تھی
- یہ مسائل وقتی نہیں تھے بلکہ نظامی (Systemic) تھے۔
 یہی وہ نکتہ تھا جہاں ان کی سوچ نے رخ بدلا:
 ”اگر مسئلہ نظام کا ہے تو حل بھی نظام ہی ہونا چاہیے۔“

جذبات سے آگے سوچنا

کئی لوگ مسئلہ دیکھ کر جذباتی رد عمل دیتے ہیں۔
 کبھی وقتی مدد، کبھی افسوس، کبھی چند دن کی سرگرمی۔
 مگر خالد محمود نے یہ محسوس کیا کہ جذبات وقتی ہوتے ہیں، جبکہ مسائل مستقل۔
 انہوں نے خود سے سوال کیا:

”میں کب تک فرداً فرداً مدد کرتا رہوں گا؟“

”کیا کوئی ایسا طریقہ ہے جس سے مدد ایک تسلسل بن جائے؟“

یہ سوال محض سوچ نہیں رہا، بلکہ ایک منصوبے کی شکل اختیار کرنے لگا۔

خیال کی تشکیل: مدد کو نظام میں ڈھالنا

یہی وہ مرحلہ تھا جہاں ایک واضح خیال سامنے آیا کہ لوگوں کی
 مدد کے لیے کو ادارہ بنانا ہے۔

ادارہ ایسا ہو جو:

- ☆ ایک فرد پر منحصر نہ ہو
 - ☆ شفاف طریقے سے کام کرے
 - ☆ ضرورت مند تک باعزت انداز میں پہنچے
 - ☆ اور وقت کے ساتھ مضبوط ہوتا جائے
- یہ سوچ کسی کاروباری منصوبے کی طرح نہیں تھی،
بلکہ ایک انسانی نظام کا خاکہ تھی۔
- پہلا عملی قدم: چھوٹی شروعات
- ہر بڑا ادارہ بڑی عمارت سے نہیں،
بلکہ ایک چھوٹے قدم سے شروع ہوتا ہے۔
- خالد محمود نے بھی بڑے دعووں کے بجائے چھوٹے مگر ٹھوس اقدامات کا
راستہ اختیار کیا۔
- کچھ محدود وسائل، چند ہم خیال لوگ، اور ایک واضح نیت۔
یہی ان کے پاس اصل سرمایہ تھا۔
انہوں نے یہ سمجھ لیا تھا کہ:
- ”اگر ایک قدم صحیح سمت میں ہو تو راستہ خود بنتا جاتا ہے۔“
- رکاوٹیں اور شکوک
- خیال سے عمل تک کا سفر کبھی سیدھا نہیں ہوتا۔
اس مرحلے پر سب سے بڑی رکاوٹ بیرونی نہیں بلکہ اندرونی ہوتی ہے۔

شک، خوف، اور ناکامی کا اندیشہ۔

سوال اٹھتے ہیں:

☆ کیا یہ ممکن ہے؟

☆ کیا لوگ ساتھ دیں گے؟

☆ کیا وسائل کافی ہوں گے؟

خالد محمود نے ان سوالات سے انکار نہیں کیا،

بلکہ انہیں منصوبہ بندی کا حصہ بنایا۔

انہوں نے سیکھا کہ: خوف کو نظر انداز نہیں کیا جاتا، بلکہ سمجھ کر اس کا حل

نکالا جاتا ہے۔

ہم خیال افراد کی تلاش

کوئی بھی مشن اکیلا مکمل نہیں ہوتا۔

خیال کو عمل بنانے کے لیے ایسے لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے

جو صرف فائدہ نہیں بلکہ مقصد دیکھتے ہوں۔

خالد محمود نے آہستہ آہستہ ایسے افراد کو جوڑنا شروع کیا:

☆ جو خدمت کو دکھاوے نہیں سمجھتے تھے

☆ جو وقت اور صلاحیت دینے کو تیار تھے

☆ اور جو اصولوں پر سمجھوتہ نہیں چاہتے تھے

یہ ٹیم چھوٹی تھی، مگر نیت میں بڑی تھی۔

اصولوں کی بنیاد

باب ششم کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ خیال کو عمل میں ڈھالتے وقت اصول واضح کیے گئے:

- ☆ شفافیت ہر حال میں
 - ☆ عزتِ نفس کا مکمل خیال
 - ☆ مذہب، قوم، زبان سے بالاتر خدمت
 - ☆ وقتی فائدے کے بجائے مستقل اثر
- یہ اصول بعد میں بننے والے ادارے کی ریڑھ کی ہڈی بنے۔
- پہلا باقاعدہ تجربہ

خیال کی اصل آزمائش تب ہوتی ہے جب وہ زمین پر اترتا ہے۔ پہلے باقاعدہ اقدامات میں:

- ☆ محدود مگر منظم مدد
- ☆ واضح ریکارڈ
- ☆ اور نتائج کا جائزہ شامل تھا۔

یہ تجربہ اس بات کا ثبوت بنا کہ درست نیت + درست طریقہ = ممکنہ حل۔

ناکامی سے سیکھنا، کامیابی کو سنبھالنا

ابتدائی مراحل میں سب کچھ مکمل نہیں ہوتا۔

کچھ غلط فیصلے بھی ہوتے ہیں،
 کچھ طریقے مؤثر ثابت نہیں ہوتے۔
 مگر خالد محمود نے اس مرحلے پر ایک اہم اصول اپنایا:
 ناکامی کو چھپانا نہیں، اس سے سیکھنا ہے۔
 یہی وجہ تھی کہ ہر اگلا قدم پہلے سے بہتر ہوتا گیا۔
خیال سے ادارہ: Fundación Raindrops کی جھلک

یہ باب ہمیں اس مقام تک لے آتا ہے
 جہاں خیال اب صرف خیال نہیں رہتا۔
 وہ ایک شناخت، ایک نام، اور ایک سمت اختیار کرنے لگتا ہے۔
 یہیں سے Fundación Raindrops کی جھلک نظر آتی ہے۔
 ایک ایسا ادارہ جو:

☆ بوند سے شروع ہو

☆ اور سمندر تک پہنچنے کا ارادہ رکھتا ہو

عمل کا فلسفہ: چھوٹا مگر مسلسل

خالد محمود نے یہ اصول طے کیا کہ:
 ”ہم چھوٹا کام کریں گے، مگر مسلسل کریں گے۔“
 یہی فلسفہ آگے چل کر پانی، صحت، تعلیم اور خواتین کے منصوبوں میں نظر آتا ہے۔

نتیجہ: خیال نے سمت پالی

باب ششم کا خلاصہ یہ ہے کہ:

☆ خیال اگر واضح ہو

☆ نیت اگر صاف ہو

☆ اور عمل اگر منظم ہو

تو ایک فرد بھی ایک تحریک کی بنیاد رکھ سکتا ہے۔

یہی وہ مقام تھا جہاں جدوجہد ایک مشن میں بدلنے لگی۔

اختتامی پیغام باب ششم

باب ششم ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ:

☆ خواب دیکھنا کافی نہیں

☆ سوچ کو عمل میں بدلنا ضروری ہے

☆ اور عمل کو نظام میں ڈھالنا اصل کامیابی ہے

یہی وہ مرحلہ ہے جہاں خالد محمود کی کہانی صرف ذاتی سفر نہیں رہتی، بلکہ

ایک اجتماعی داستان بنا شروع ہو جاتی ہے۔

☆.....☆.....☆

Fundación Raindrops کا قیام

ایک خیال سے ایک ادارہ تک

جب خدمت نے نام، نظم اور شناخت حاصل کی۔

تمہید: ادارہ کیوں ضروری تھا؟

خیال جب عمل میں بدلتا ہے تو سب سے پہلا سوال یہ نہیں ہوتا کہ کیا کرنا ہے، بلکہ یہ ہوتا ہے کہ کیسے اور کب تک کرنا ہے۔
خالد محمود اس نتیجے پر پہنچ چکے تھے کہ انفرادی سطح پر مدد اگرچہ نیکی ہے، مگر اس کا دائرہ محدود ہوتا ہے۔

جب مسائل مستقل ہوں تو ان کا حل بھی مستقل نظام مانگتا ہے۔
یہی وہ نکتہ تھا جہاں خدمت کو ادارے کی شکل دینے کی ضرورت محسوس ہوئی۔

ایک ایسا ادارہ جو افراد کے بدلنے سے ختم نہ ہو، جو وقت کے ساتھ مضبوط ہو، اور جو اعتماد کے ساتھ کام کرے۔

نام کا انتخاب: Raindrops بوندوں کا فلسفہ

ہر ادارے کی روح اس کے نام میں چھپی ہوتی ہے۔

خالد محمود نے نام کے انتخاب میں بھی علامت اور معنی کو ترجیح دی۔

Raindrops یعنی بوندیں۔

اکیلی بوند معمولی لگتی ہے، مگر جب بوندیں ملتی ہیں تو دریا بنتے ہیں، اور دریا

زندگی کو جنم دیتے ہیں۔

یہ نام اس سوچ کی نمائندگی کرتا تھا کہ:

☆ ہر چھوٹی مدد اہم ہے

☆ ہر فرد کا کردار قیمتی ہے

☆ اور مستقل مزاجی سے کیا گیا کام بڑے نتائج پیدا کرتا ہے

یوں Fundación Raindrops صرف ایک نام نہیں، بلکہ ایک فلسفہ

بن گیا۔

وژن اور مشن کی وضاحت

ادارہ بنانے سے پہلے سب سے اہم مرحلہ اس کے وژن اور مشن کو واضح

کرنا تھا۔

خالد محمود نے یہ بات ابتدا ہی میں طے کر لی کہ:

☆ یہ ادارہ مذہب، نسل یا قوم کی بنیاد پر تقسیم نہیں کرے گا

☆ خدمتِ عزتِ نفس کو مجروح کیے بغیر ہوگی

☆ امداد وقتی نہیں بلکہ پائیدار ہوگی مشن واضح تھا:
انسانی وقار کی بحالی، بنیادی ضروریات تک رسائی، اور لوگوں کو خود کفیل بنانا۔

قانونی حیثیت: کاغذی کارروائی سے اعتماد تک
کسی بھی فاؤنڈیشن کے لیے قانونی حیثیت حاصل کرنا ایک ناگزیر مرحلہ ہوتا ہے۔

یہ مرحلہ محض رجسٹریشن کا نہیں، بلکہ شفافیت اور اعتماد کا اعلان ہوتا ہے۔
خالد محمود نے قانونی تقاضوں کو بوجھ نہیں سمجھا، بلکہ انہیں ادارے کی مضبوط بنیاد مانا۔

رجسٹریشن، قواعد و ضوابط، اور سرکاری اداروں سے رابطے
یہ سب مراحل صبر اور نظم کے ساتھ طے کیے گئے۔
یہی قانونی بنیاد بعد میں بلدیاتی اداروں، جامعات اور بین الاقوامی تنظیموں
کے ساتھ تعاون کی راہ ہموار کرتی ہے۔
وسائل کی حقیقت: محدود مگر باعزم

Fundación Raindrops کا آغاز کسی بڑے فنڈ یا سرمائے سے نہیں
ہوا۔ وسائل محدود تھے، مگر عزم غیر محدود۔
خالد محمود نے یہ حقیقت قبول کی کہ:
☆ ابتدا میں ہر چیز مکمل نہیں ہوگی

☆ مگر نیت اور شفافیت وسائل کو خود کھینچ لیتی ہیں

اسی اصول پر:

☆ اخراجات محدود رکھے گئے

☆ ہر مدد کار ریکارڈ رکھا گیا

☆ اور اعتماد کو سب سے بڑا سرمایہ سمجھا گیا

ٹیم کی تشکیل: ہم خیال لوگوں کا ساتھ

کوئی ادارہ اکیلا نہیں چلتا۔ اسے چلانے کے لیے ایسے لوگ چاہئیں جو مقصد کو ذاتی فائدے پر ترجیح دیں۔

Fundación Raindrops کی ابتدائی ٹیم:

☆ تعداد میں کم

☆ مگر نیت میں مضبوط

☆ اور خدمت میں مخلص تھی

یہ لوگ تنخواہ یا شہرت کے لیے نہیں، بلکہ مقصد کے لیے جڑے تھے۔ اسی ٹیم نے فاؤنڈیشن کو ابتدائی مشکلات سے نکال کر مستحکم بنیاد فراہم کی۔
ابتدائی منصوبے: بات سے عمل تک

ادارے کا اصل امتحان اس کے پہلے منصوبوں میں ہوتا ہے۔

Fundación Raindrops نے ابتدا میں وہی شعبے منتخب کیے جو سب

سے زیادہ نظر انداز تھے:

☆ صاف پانی

☆ بنیادی صحت

☆ فوری امداد

☆ غریب خاندانوں کی مدد

یہ منصوبے چھوٹے تھے، مگر منظم تھے۔ ہر منصوبہ ایک تجربہ تھا، اور ہر تجربہ

سیکھنے کا ذریعہ۔

شفافیت اور اعتماد

باب ہفتم کا ایک مرکزی نکتہ شفافیت ہے۔

خالد محمود نے ابتدا ہی میں یہ اصول بنا لیا کہ:

☆ عطیات کا مکمل حساب رکھا جائے۔

☆ منصوبوں کی تفصیل عوام کے سامنے ہو۔

☆ اور کسی بھی سوال کا جواب کھلے دل سے دیا جائے۔

یہی شفافیت Fundación Raindrops کی پہچان بنی، اور یہی اعتماد

بعد میں بڑے منصوبوں کی بنیاد بنا۔

ادارہ بطور امانت

خالد محمود کے نزدیک Fundación Raindrops ان کی ذاتی ملکیت

نہیں،

بلکہ ایک امانت تھی۔

وہ خود کو اس امانت کا نگہبان سمجھتے تھے، مالک نہیں۔
یہ سوچ ادارے کو ذاتی تشہیر سے بچاتی رہی اور خدمت کو مرکز میں رکھتی
رہی۔

مشکلات اور تنقید

ہر نیا ادارہ تنقید کا سامنا کرتا ہے۔ کچھ لوگ نیت پر سوال اٹھاتے ہیں، کچھ
کام کی رفتار پر۔

Fundación Raindrops بھی ان مراحل سے گزری، مگر خالد محمود
نے تنقید کو حوصلہ شکنی کے بجائے اصلاح کا ذریعہ بنایا۔
جو بات درست تھی، اسے قبول کیا گیا، اور جو بے بنیاد تھی، اسے صبر کے
ساتھ نظر انداز کیا گیا۔

شناخت کی تعمیر

وقت کے ساتھ Fundación Raindrops کی شناخت واضح ہونے
لگی:

☆ ایک سنجیدہ

☆ شفاف

☆ اور نتیجہ خیز ادارہ

لوگوں نے جانا کہ یہ فاؤنڈیشن صرف وعدے نہیں کرتی، بلکہ زمین پر کام
کرتی ہے۔ یہ شناخت آہستہ بنی، مگر مضبوط بنی۔

ادارے کی ثقافت

ہر ادارے کی ایک اندرونی ثقافت ہوتی ہے۔

Fundación Raindrops کی ثقافت میں:

☆ سادگی

☆ احترام

☆ ٹیم ورک

☆ اور جواب دہی شامل تھے۔

یہ ثقافت ادارے کے پھیلاؤ کے باوجود اس کی روح کو محفوظ رکھتی رہی۔

پہلا اعتماد، پہلا تعاون

باب ہفتم کا ایک اہم لمحہ وہ تھا جب پہلا ادارہ یا فرد Fundación

Raindrops پر اعتماد کر کے تعاون کے لیے آگے آیا۔

یہ محض تعاون نہیں تھا، بلکہ اس بات کی تصدیق تھی کہ ادارہ درست سمت

میں جا رہا ہے۔

مستقبل کی بنیاد

Fundación Raindrops کا قیام اختتام نہیں تھا، بلکہ ایک آغاز

تھا۔

یہ باب واضح کرتا ہے کہ:

☆ ادارہ بنانا مقصد نہیں

- ☆ ادارہ چلانا اور سنبھالنا اصل ذمہ داری ہے
- ☆ یہی بنیاد آگے چل کر بڑے منصوبوں اور عالمی شراکتوں کا سبب بنی۔
- باب ہفتم کا اختتامی پیغام
- ☆ باب ہفتم ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ:
- ☆ نیت اگر صاف ہو
- ☆ اصول اگر واضح ہوں
- ☆ اور نظم اگر مضبوط ہو تو ایک خیال ایک ادارہ بن سکتا ہے،
- ☆ اور ایک ادارہ ہزاروں زندگیاں بدل سکتا ہے۔

☆.....☆.....☆

باب نمبر 8:

پانی — زندگی کی بنیاد

جب ایک بوند نے پیاسے وجود کو امید دی

تمہید: پانی اور انسان کا رشتہ

پانی صرف ایک قدرتی وسیلہ نہیں، یہ زندگی کا پہلا اور آخری سہارا ہے۔
جہاں پانی ہے وہاں زندگی ہے، اور جہاں پانی نہیں وہاں بیماری، غربت
اور بے بسی جنم لیتی ہے۔

دنیا کے لاکھوں انسان آج بھی ایسے ہیں جن کے لیے صاف پانی ایک
سہولت نہیں بلکہ اس کے حصول کے لیے روزانہ کی جدوجہد ہے۔

یہ باب اسی جدوجہد اور اس کے حل کی کہانی بیان کرتا ہے۔

خالد محمود نے بہت جلد یہ محسوس کر لیا تھا کہ اگر انسانی خدمت کا آغاز کرنا
ہے تو اس کی بنیاد پانی پر رکھنی ہوگی، کیونکہ پانی کے بغیر کوئی صحت، کوئی تعلیم اور
کوئی وقار ممکن نہیں۔

پیاس کی حقیقت: ایک نظر زمینی حالات پر

پانی کی قلت صرف خشک علاقوں کا مسئلہ نہیں، یہ ایک خاموش عالمی بحران
ہے۔

دیہی بستیاں، صحرائی علاقے، جنگلات اور دور افتادہ خطے اکثر صاف پانی

سے محروم ہوتے ہیں۔

خواتین اور بچے میلوں دور سے پانی لاتے ہیں، اکثر آلودہ، اور بیماریوں کا سبب بننے والا۔

خالد محمود نے ان مناظر کو قریب سے دیکھا۔

لوگ پانی کی تلاش میں اپنی صحت، وقت اور عزتِ نفس قربان کر دیتے

ہیں۔

پانی اور غربت کا گہرا تعلق

پانی کی کمی غربت کو جنم دیتی ہے اور غربت پانی کی کمی کو مزید گہرا کرتی

ہے۔

یہ ایک ایسا دائرہ ہے جس سے نکلنا آسان نہیں۔

☆ بیماریاں بڑھتی ہیں

☆ علاج پر پیسہ خرچ ہوتا ہے

☆ بچوں کی تعلیم متاثر ہوتی ہے

☆ روزگار کے مواقع کم ہو جاتے ہیں

خالد محمود نے یہ سمجھا کہ اگر اس دائرے کو توڑنا ہے تو پانی کو پہلی ترجیح بنانا

ہوگی۔

مسئلے سے حل تک: سوچ کی تبدیلی

بہت سی امدادی سرگرمیاں پانی کو وقتی طور پر فراہم کرتی ہیں مثلاً ٹینکر،

بتلیں، یا ہنگامی تقسیم۔

مگر خالد محمود کی سوچ مختلف تھی۔ وہ پانی کو خیرات نہیں بلکہ پائیدار حق سمجھتے تھے۔

ان کا سوال یہ تھا: ”ایسا کیا کیا جائے کہ پانی ہمیشہ دستیاب رہے؟“
یہی سوال پانی کے مستقل منصوبوں کی بنیاد بنا۔

Fundación Raindrops اور پانی کا انتخاب

Fundación Raindrops نے پانی کو اپنا مرکزی مشن بنایا۔

اس کی وجوہات واضح تھیں:

- ☆ پانی ہر انسان کی ضرورت ہے
 - ☆ اس کا اثر ہر شعبے پر پڑتا ہے
 - ☆ اور اس کی فراہمی فوری اور دیرپا دونوں فائدے دیتی ہے
- پانی کا منصوبہ فاؤنڈیشن کی پہچان بن گیا اور یہی وہ مقام تھا جہاں بونڈیں واقعی سمندر بننے لگیں۔

پانی کے منصوبوں کی اقسام

Fundación Raindrops نے مختلف علاقوں کے مطابق مختلف حل

اختیار کیے:

- ☆ دستی نلکے (Hand Pumps)
- ☆ گہرے کنویں

☆ صاف پانی کے ذخائر

☆ شمسی توانائی سے چلنے والے پمپ

ہر منصوبہ مقامی حالات، زمین کی ساخت اور آبادی کی ضروریات کے

مطابق بنایا گیا۔

نلکا: ایک چھوٹی مشین، بڑی تبدیلی

ایک نلکا ظاہری طور پر سادہ چیز ہے، مگر اس کے اثرات گہرے ہوتے

ہیں۔

جہاں نلکا لگا:

☆ خواتین کو سکون ملا

☆ بچوں کو اسکول کا وقت ملا

☆ بیماریوں میں کمی آئی

☆ اور زندگی کا معیار بہتر ہوا

خالد محمود کے لیے ہر نلکا ایک اعلان تھا کہ یہ کمیونٹی اب نظر انداز نہیں

رہے گی۔

کمیونٹی کی شمولیت

پانی کے منصوبے صرف باہر سے آ کر لگائے نہیں گئے، بلکہ مقامی لوگوں کو

اس میں شریک کیا گیا۔

☆ جگہ کے انتخاب میں

☆ حفاظت کے انتظام میں

☆ اور دیکھ بھال کے نظام میں

اس شمولیت نے منصوبوں کو اپنا بنایا اور انہیں دیر پا بنایا۔

خواتین اور پانی

پانی کے مسئلے کا سب سے بڑا بوجھ عورت اٹھاتی ہے۔

جب پانی قریب آیا تو عورت کے کندھوں سے سب سے بڑا بوجھ اتر گیا۔

یہ صرف سہولت نہیں تھی، یہ آزادی تھی۔ وقت کی، صحت کی، اور عزت کی۔

صحت، تعلیم اور پانی

صاف پانی آنے کے بعد:

☆ اسہال، جلدی امراض

☆ اور انفیکشن کم ہوئے

☆ بچوں کی اسکول حاضری بڑھی

☆ گھریلو اخراجات کم ہوئے

یوں پانی صحت اور تعلیم دونوں کا محافظ بن گیا۔

شفافیت اور اعتماد

پانی کے منصوبوں میں ہر مرحلہ واضح رکھا گیا:

☆ عطیات کا حساب

☆ منصوبے کی تفصیل

☆ اور نتائج کی رپورٹ

یہ شفافیت Fundación Raindrops کی ساکھ کو مضبوط کرتی گئی اور مزید لوگوں کو اس مشن سے جوڑتی گئی۔
خاموش مگر گہرا اثر

پانی کے منصوبے خبروں میں کم آئے مگر گھروں میں انقلاب لے آئے۔
لوگوں کی زندگی بدلی، مگر بغیر شور کے۔
بہی خالد محمود کی سوچ تھی:
”اثر دکھائی دے، شور ضروری نہیں۔“

☆ پانی بطور صدقہ جاریہ

پانی کا منصوبہ اسلامی تصور صدقہ جاریہ سے جڑتا ہے۔
ایک ایسا عمل جس کا فائدہ مسلسل جاری رہتا ہے۔
ہر نلکا صرف ایک مشین نہیں، بلکہ ایک دعا بن گیا جو روز بہتی ہے۔
مستقبل کی توسیع

باب ہشتم صرف ماضی کا بیان نہیں بلکہ مستقبل کی جھلک بھی ہے۔
خالد محمود کا وژن ہے کہ:

- ☆ مزید علاقوں تک پانی پہنچے
- ☆ جدید ٹیکنالوجی استعمال ہو
- ☆ اور پانی کے ساتھ شعور بھی پھیلے (ان شاء اللہ تعالیٰ لوگوں کے

شعور اور آگہی کے لیے کتابیں بھی تقسیم کی جائیں گی)
باب ہشتم کا اختتامی پیغام

یہ باب ہمیں یاد دلاتا ہے کہ:

☆ پانی زندگی ہے

☆ زندگی وقار مانگتی ہے

☆ اور وقار مستقل حل چاہتا ہے

Fundación Raindrops کے پانی کے منصوبے اس بات کا ثبوت

ہیں کہ اگر نیت صاف ہو تو ایک بوند بھی زندگیاں بدل سکتی ہے۔

☆.....☆.....☆

باب نمبر 9:**صحت - وقار کی بحالی**

جب علاج صرف جسم نہیں، زندگی بدل دے

تمہید: صحت، زندگی کا بنیادی حق

صحت انسان کی زندگی کا وہ بنیادی ستون ہے جس پر باقی تمام پہلو قائم ہوتے ہیں۔

جب صحت متاثر ہو جائے تو نہ صرف جسم کمزور ہوتا ہے بلکہ انسان کی خود اعتمادی، امید اور مستقبل بھی متاثر ہو جاتا ہے۔
دنیا کے پسماندہ اور محروم علاقوں میں بیماری محض ایک طبی مسئلہ نہیں بلکہ ایک سماجی مسئلہ بن جاتی ہے۔

غریب انسان کے لیے بیماری کا مطلب ہے:

☆ روزگار کا ختم ہونا

☆ علاج کا بوجھ

☆ اور عزتِ نفس کا مجروح ہونا

خالد محمود نے بہت جلد یہ محسوس کر لیا تھا کہ اگر انسانی خدمت کو مکمل بنانا ہے تو صحت کو اس کا مرکزی حصہ بنانا ہوگا، کیونکہ علاج کے بغیر انسان باقی تمام

سہولیات سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔
بیماری اور غربت: ایک خاموش جنگ

غربت اور بیماری ایک دوسرے کو جنم دیتی ہیں۔
 غریب آدمی بیماری کے علاج کا خرچ برداشت نہیں کر پاتا، اور بیماری
 اسے مزید غریب بنا دیتی ہے۔
 یہ ایک خاموش مگر خطرناک دائرہ ہے۔
 بہت سے علاقوں میں لوگ معمولی بیماری کو بھی برداشت کرتے رہتے ہیں
 کیونکہ:

☆ ڈاکٹر دور ہوتا ہے

☆ دوا مہنگی ہوتی ہے

☆ اور اسپتال تک پہنچنا مشکل ہوتا ہے

خالد محمود نے دیکھا کہ یہ لوگ علاج سے زیادہ نظر انداز کیے جانے کا شکار
 ہیں۔

یہی احساس صحت کے منصوبوں کی بنیاد بنا۔

صحت کو خیرات نہیں، حق سمجھنا

عام طور پر صحت کی سہولیات کو امداد کے طور پر دیکھا جاتا ہے، مگر خالد محمود
 کا موقف واضح تھا:

”علاج کسی پر احسان نہیں، یہ ہر انسان کا حق ہے۔“

اسی سوچ کے تحت Fundación Raindrops نے صحت کے منصوبوں کو اس انداز میں ترتیب دیا کہ مریض کو خود کو مدد لینے والا نہیں بلکہ حق لینے والا محسوس ہو۔

بنیادی صحت کی سہولیات کی کمی

دیہی اور دور دراز علاقوں میں بنیادی صحت کی سہولیات کا فقدان ایک بڑا مسئلہ ہے۔

اکثر علاقوں میں:

- ☆ کوئی مستقل ڈاکٹر نہیں
 - ☆ دوائیں محدود ہیں
 - ☆ تشخیص کی سہولت موجود نہیں
- لوگ جھاڑ پھونک، ٹوٹکوں یا انتظار پر مجبور ہوتے ہیں، جس سے بیماری سنگین شکل اختیار کر لیتی ہے۔

خالد محمود نے ان حالات کو قریب سے دیکھا اور سمجھا کہ اگر بروقت علاج

فراہم کیا جائے تو:

- ☆ بڑی بیماریوں سے بچاؤ ممکن ہے
- ☆ اخراجات کم ہو سکتے ہیں
- ☆ اور زندگیاں محفوظ رہ سکتی ہیں

میڈیکل کیمپس: علاج دہلیز پر

Fundación Raindrops نے صحت کے شعبے میں سب سے پہلے

میڈیکل کیمپس کا آغاز کیا۔

یہ کیمپس:

- ☆ دور دراز بستوں میں لگائے گئے
 - ☆ مقامی لوگوں کی ضروریات کے مطابق تھے
 - ☆ اور بنیادی تشخیص و ادویات فراہم کرتے تھے
- ان کیمپس کا مقصد یہ تھا کہ:

”مریض اسپتال تک نہ آئے، بلکہ علاج مریض تک پہنچے۔“

آنکھوں کا علاج اور بصارت کی بحالی

آنکھوں کی بیماری محروم طبقات میں عام ہے، مگر علاج نہ ہونے کی وجہ سے یہ مستقل معذوری میں بدل جاتی ہے۔

Fundación Raindrops نے:

- ☆ آنکھوں کے معائنے
- ☆ مفت عینک
- ☆ اور ماہرین کی مدد سے

علاج کی سہولت فراہم کی بہت سے لوگوں کے لیے دوبارہ دیکھ پانا ایک

نئی زندگی کا آغاز تھا۔

وہیل چیئر اور جسمانی معذوری

جسمانی معذوری صرف جسم کو محدود نہیں کرتی، یہ انسان کو معاشرے سے بھی کاٹ دیتی ہے۔

خالد محمود نے دیکھا کہ وہیل چیئر نہ ہونے کی وجہ سے:

☆ لوگ گھروں تک محدود ہو جاتے ہیں

☆ روزگار ختم ہو جاتا ہے

☆ اور انسان بوجھ سمجھا جانے لگتا ہے

وہیل چیئر فراہم کرنا صرف ایک سہولت نہیں تھی، بلکہ تحرک، آزادی اور وقار

کی بحالی تھی۔

عورت اور صحت

عورت کی صحت پورے خاندان کی صحت ہوتی ہے۔

مگر محروم علاقوں میں عورت سب سے زیادہ نظر انداز ہوتی ہے۔

Fundación Raindrops کے صحت منصوبوں میں:

☆ خواتین کے لیے خصوصی توجہ

☆ بنیادی معائنہ

☆ اور آگاہی شامل کی گئی۔

جب عورت صحت مند ہوتی ہے تو پورا گھر سنبھل جاتا ہے۔

بچوں کی صحت: مستقبل کی حفاظت

بچوں کی بیماری صرف موجودہ مسئلہ نہیں بلکہ مستقبل کا خطرہ ہوتی ہے۔
بنیادی علاج، وٹامنز، اور بروقت تشخیص نے بہت سے بچوں کو بڑی
بیماریوں سے بچایا۔

خالد محمود کے نزدیک:

”بچے صحت مند ہوں گے تو معاشرہ صحت مند ہوگا۔“

صحت اور عزت نفس

باب نہم کا سب سے اہم پہلو انسانی وقار ہے۔

Fundación Raindrops نے یہ یقینی بنایا کہ:

☆ مریض کے ساتھ عزت کا برتاؤ ہو

☆ قطار، زبان اور رویہ مہذب ہو

☆ اور کوئی خود کو کمتر محسوس نہ کرے

یہی وہ فرق تھا جس نے عام امداد اور انسانی خدمت میں حد کھینچی۔

شفافیت اور اعتماد

صحت کے منصوبوں میں:

☆ عطیات کا واضح استعمال

☆ رپورٹس

☆ اور نتائج

سب کچھ شفاف رکھا گیا۔

یہ شفافیت لوگوں اور عطیہ دہندگان دونوں کا اعتماد بڑھاتی گئی۔

خاموش شفا، گہرا اثر

صحت کے منصوبے اخبارات کی سرخی نہیں بنتے، مگر گھروں میں سکون لے

آتے ہیں۔

لوگ صحت یاب ہوئے، مگر بغیر شور کے۔

بہی خالد محمود کا انداز تھا:

”اثر بولے، نام نہیں۔“

صحت بطور مستقل مشن

باب نہم یہ واضح کرتا ہے کہ صحت کوئی وقتی سرگرمی نہیں بلکہ ایک مستقل مشن

ہے۔

Fundación Raindrops صحت کو عارضی امداد نہیں بلکہ ایک جاری

ذمہ داری سمجھتی ہے۔

مستقبل کی سمت

خالد محمود کا وژن ہے کہ:

☆ موبائل میڈیکل یونٹس

☆ مزید ماہر ڈاکٹر

☆ اور جدید تشخیص

کے ذریعے صحت کی سہولت مزید علاقوں تک پہنچے۔

باب نہم کا اختتامی پیغام

یہ باب ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ:

☆ صحت کے بغیر حقیقی آزادی ممکن نہیں

☆ علاج عزت کے ساتھ ہونا چاہیے

☆ اور انسان کو شفا کے ساتھ امید بھی ملنی چاہیے

Fundación Raindrops کے صحت منصوبے اس بات کا ثبوت ہیں

کہ جب نیت صاف ہو تو علاج بھی عبادت بن جاتا ہے۔

☆.....☆.....☆

باب نمبر 10:

تعلیم - مستقبل کی کنجی

جہاں علم پہنچا، وہاں تقدیر نے رخ بدلا

تمہید: تعلیم کیوں فیصلہ کن ہے؟

تعلیم انسان کو صرف پڑھنا لکھنا نہیں سکھاتی، یہ اسے سوچنا، سمجھنا اور انتخاب کرنا سکھاتی ہے۔

جہاں تعلیم نہیں ہوتی، وہاں غربت صرف مالی نہیں رہتی بلکہ فکری اور سماجی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

خالد محمود کے نزدیک تعلیم وہ واحد ذریعہ ہے جو ایک فرد، ایک خاندان اور ایک پوری قوم کی سمت بدل سکتا ہے۔

اسی لیے Fundación Raindrops کے مشن میں تعلیم کو ثانوی نہیں بلکہ مرکزی ستون کی حیثیت حاصل ہے۔

جہالت اور محرومی: ایک گہرا رشتہ

دنیا کے پسماندہ علاقوں میں جہالت اور محرومی ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔

بچے اسکول جانا چاہتے ہیں مگر وسائل راستہ روک لیتے ہیں۔

اکثر وجوہات یہ ہوتی ہیں:

☆ اسکول کا دور ہونا

☆ کتابوں اور یونیفارم کی کمی

☆ گھریلو غربت

☆ بچوں سے محنت کروانا

یہ مسائل صلاحیت کی کمی نہیں، بلکہ مواقع کی کمی کی علامت ہیں۔

خالد محمود نے یہ سمجھا کہ اگر مواقع فراہم کر دیے جائیں تو یہی بچے

معاشرے کا سرمایہ بن سکتے ہیں۔

تعلیم بطور حق، خیرات نہیں

عام طور پر غریب بچوں کی تعلیم مدد یا احسان کے طور پر دیکھی جاتی ہے،

مگر خالد محمود کی سوچ اس سے مختلف تھی۔

ان کے نزدیک:

”تعلیم کسی پر احسان نہیں، یہ ہر بچے کا بنیادی حق ہے۔“

اسی سوچ نے تعلیمی منصوبوں کو وقار، احترام اور خود اعتمادی کے ساتھ

جوڑا۔

بنیادی تعلیم: پہلا قدم

Fundación Raindrops نے تعلیم کے شعبے میں سب سے پہلے

بنیادی تعلیم پر توجہ دی۔

اس کا مقصد تھا:

☆ بچوں کو اسکول سے جوڑنا
 ☆ تعلیم کے تسلسل کو برقرار رکھنا
 ☆ والدین کو تعلیم کی اہمیت سے آگاہ کرنا
 کتابیں، کاپیاں، بیگز اور تعلیمی معاونت بچوں کے لیے اسکول جانے کا راستہ ہموار کرتی گئیں۔
تعلیم اور خاندان کا کردار

تعلیم صرف بچے کا معاملہ نہیں، یہ پورے خاندان کا فیصلہ ہوتا ہے۔
 جہاں والدین تعلیم کی اہمیت سمجھتے ہیں وہاں بچے اسکول سے جڑے رہتے ہیں۔

جہاں غربت غالب ہو وہاں تعلیم سب سے پہلے قربان ہوتی ہے۔
 Fundación Raindrops نے والدین سے مکالمہ کیا، انہیں یہ باور

کرایا کہ:

☆ تعلیم خرچ نہیں، سرمایہ ہے
 ☆ پڑھا لکھا بچہ پورے خاندان کو سہارا دیتا ہے
دور دراز علاقوں کے تعلیمی چیلنجز

جنگلات، پہاڑی علاقے اور دور افتادہ بستیاں تعلیم کے حوالے سے سب سے زیادہ متاثر ہوتی ہیں۔
 اکثر ان علاقوں میں:

- ☆ اساتذہ کی کمی
- ☆ تعلیمی مواد کی قلت
- ☆ ٹیکنالوجی تک رسائی نہ ہونا

ایک بڑا مسئلہ ہے۔

خالد محمود نے ان علاقوں میں تعلیم کو روایتی طریقوں سے ہٹ کر دیکھنے کی

ضرورت محسوس کی۔

ٹیکنالوجی اور تعلیم: نیا دروازہ

جدید دور میں تعلیم اور ٹیکنالوجی لازم و ملزوم ہو چکے ہیں۔

جہاں اسکول محدود ہوں وہاں ٹیکنالوجی علم کا دروازہ کھول سکتی ہے۔

Fundación Raindrops نے:

☆ طلبہ کو لپ ٹاپ فراہم کیے

☆ آن لائن تعلیم کے مواقع پیدا کیے

☆ اور ڈیجیٹل وسائل تک رسائی دی

یہ لپ ٹاپ صرف مشینیں نہیں تھے، بلکہ علم کی دنیا کی چابیاں تھیں۔

طلبہ کی خود اعتمادی اور شناخت

جب ایک طالب علم خود کو سیکھنے کے قابل محسوس کرتا ہے تو اس کی سوچ

بدل جاتی ہے۔

بہت سے طلبہ جو خود کو کم تر سمجھتے تھے، تعلیمی سہولت ملنے کے بعد اعتماد کے

ساتھ آگے بڑھے۔

یہ اعتماد:

- ☆ سوال پوچھنے کی ہمت
- ☆ خواب دیکھنے کی جرأت
- ☆ اور بہتر مستقبل کی امید پیدا کرتا ہے۔

تعلیم اور سماجی تبدیلی

تعلیم صرف فرد کو نہیں بدلتی، یہ معاشرے کی ساخت بدل دیتی ہے۔

تعلیم کے اثرات:

- ☆ کم عمری کی شادی میں کمی
 - ☆ صحت کے بہتر فیصلے
 - ☆ شعور اور برداشت میں اضافہ
- یہی وجہ ہے کہ تعلیم کو ہر پائیدار تبدیلی کی بنیاد سمجھا جاتا ہے۔

لڑکیوں کی تعلیم: دوہرا فائدہ

لڑکی کی تعلیم صرف ایک فرد کو فائدہ نہیں دیتی، یہ نسلوں کو بدل دیتی ہے۔

تعلیم یافتہ لڑکی:

- ☆ صحت مند خاندان بناتی ہے
- ☆ بچوں کو تعلیم دیتی ہے
- ☆ سماج میں مثبت کردار ادا کرتی ہے

Fundación Raindrops نے لڑکیوں کی تعلیم پر خصوصی توجہ دی

تاکہ سماج کا توازن بحال ہو۔

اساتذہ اور تعلیمی ماحول

تعلیم کا معیار اساتذہ اور ماحول سے جڑا ہوتا ہے۔

صرف کتابیں کافی نہیں ہوتیں، رہنمائی اور حوصلہ افزائی بھی ضروری ہے۔

Fundación Raindrops نے اساتذہ کے ساتھ تعاون، تعلیمی مواد

اور بہتر ماحول پر بھی کام کیا تاکہ تعلیم محض نصاب نہ رہے بلکہ تربیت

بھی بنے۔

رکاوٹیں اور حقیقت پسندی

تعلیم کے میدان میں چیلنجز بھی کم نہیں تھے:

☆ محدود وسائل

☆ مسلسل فنڈنگ کی ضرورت

☆ دور دراز علاقوں تک رسائی

مگر خالد محمود نے تعلیم کو وقتی منصوبہ نہیں بلکہ مسلسل ذمہ داری سمجھا۔

تعلیم بطور پائیدار مشن

باب دہم یہ واضح کرتا ہے کہ تعلیم کوئی ایک منصوبہ نہیں، بلکہ ایک طویل سفر

ہے۔

Fundación Raindrops - تعلیم کو:

- ☆ وقتی امداد نہیں
- ☆ بلکہ مستقل مشن سمجھتی ہے۔
- ☆ مستقبل کی سمت

خالد محمود کا وژن ہے کہ:

- ☆ مزید تعلیمی اداروں سے شراکت
- ☆ ڈیجیٹل لرننگ کا پھیلاؤ
- ☆ اور اسکا لرشپس کے ذریعے تعلیم کو عام کیا جائے
- ☆ تاکہ کوئی بچہ صرف وسائل کی کمی کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہ رہے۔

باب دہم کا اختتامی پیغام

یہ باب ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ:

- ☆ تعلیم خاموش انقلاب ہے
 - ☆ علم غربت کے دائرے کو توڑتا ہے
 - ☆ اور تعلیم یافتہ انسان سماج کو روشنی دیتا ہے
- Fundación Raindrops کے تعلیمی منصوبے اس بات کا ثبوت ہیں
- کہ جب علم پہنچتا ہے تو مستقبل خود سنورنے لگتا ہے۔

☆.....☆.....☆

باب نمبر 11:

خواتین، ہنر اور معاشی خودداری
جب عورت مضبوط ہوتی ہے تو نسلیں مضبوط ہوتی ہیں

تمہید: عورت — معاشرے کی اصل بنیاد

عورت کسی معاشرے کا کمزور پہلو نہیں بلکہ اس کی اصل بنیاد ہوتی ہے۔
ماں، بیٹی، بہن اور بیوی کی صورت میں عورت نسلوں کی تعمیر کرتی ہے۔
اگر عورت کمزور ہو تو غربت، جہالت اور بے بسی نسل در نسل منتقل ہوتی
رہتی ہے، اور اگر عورت باوقار اور خود مختار ہو جائے تو پورا معاشرہ ترقی کی راہ پر
گامزن ہو جاتا ہے۔

خالد محمود کے نزدیک خواتین کی فلاح محض ایک سماجی سرگرمی نہیں بلکہ ایک
اسٹریٹیجک ضرورت ہے۔

اسی سوچ نے Fundación Raindrops کے خواتین سے متعلق تمام
منصوبوں کو جنم دیا۔

غربت کا سب سے گہرا اثر عورت پر

پسماندہ معاشروں میں غربت سب سے زیادہ عورت کو متاثر کرتی ہے۔
اکثر عورت:

- ☆ تعلیم سے محروم ہوتی ہے
- ☆ معاشی فیصلوں سے باہر رکھی جاتی ہے
- ☆ اور اپنی بنیادی ضروریات کے لیے بھی دوسروں پر انحصار کرتی ہے

یہ انحصار آہستہ آہستہ اس کی خود اعتمادی اور عزتِ نفس کو کمزور کر دیتا ہے۔
خالد محمود کا ماننا ہے کہ
غربت کا سب سے خطرناک پہلو بھوک نہیں بلکہ احساسِ بے بسی ہے، اور
یہ احساس عورت کے دل میں سب سے گہرا اترتا ہے۔

خیرات بمقابلہ خودداری

اس باب کا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ خیرات وقتی سہولت دیتی ہے، مگر خودداری
مستقل حل فراہم کرتی ہے۔
اگر عورت کو بار بار امداد دی جائے مگر اسے کوئی ہنر نہ سکھایا جائے تو وہ
ہمیشہ مدد کی محتاج رہے گی۔

Fundación Raindrops نے ابتدا ہی سے یہ فیصلہ کیا کہ خواتین کو
لینے والا نہیں بلکہ کمانے والا بنایا جائے۔
ہنرمندی - عورت کی اصل طاقت

ہنر انسان کے ہاتھ میں وہ طاقت ہے جو اسے حالات کا محتاج نہیں رہنے
دیتی۔

خواتین کے لیے ہنرمندی اس لیے بھی اہم ہے کہ وہ گھریلو ذمہ داریوں کے ساتھ باعزت روزگار حاصل کر سکتی ہیں۔

خالہ محمود نے اس بات پر زور دیا کہ ایسے ہنر سکھائے جائیں جو:

☆ گھر بیٹھے ممکن ہوں

☆ کم لاگت میں شروع ہو سکیں

☆ اور فوری آمدنی کا ذریعہ بن سکیں

سلائی اور دستکاری کے منصوبے

Fundación Raindrops کے خواتین منصوبوں میں سب سے

نمایاں سلائی اور دستکاری کے پروگرام تھے۔

ان پروگراموں میں خواتین کو:

☆ عملی تربیت

☆ کام کی مکمل رہنمائی

☆ اور ضروری آلات فراہم کیے گئے۔

یہ تربیت محض مشین چلانے تک محدود نہیں تھی، بلکہ معیار، وقت کی پابندی

اور محنت کی قدر بھی سکھائی گئی۔

سلائی مشین: ایک آلہ یا ایک راستہ؟

ایک سلائی مشین بظاہر ایک سادہ چیز ہے، مگر درست ہاتھوں میں یہ زندگی

بدلنے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

جہاں سلائی مشین پہنچی:

☆ عورت نے خود کو با اختیار محسوس کیا

☆ خاندان کو سہارا ملا

☆ اور بچوں کا مستقبل محفوظ ہوا

یہ مشین عورت کے لیے صرف روزگار نہیں بلکہ اعتماد بن گئی۔

تربیت کے ساتھ شعور

خالد محمود کی قیادت میں یہ بات خاص طور پر یقینی بنائی گئی کہ خواتین کو صرف ہنر ہی نہ سکھایا جائے بلکہ انہیں شعور بھی دیا جائے۔
انہیں یہ سکھایا گیا کہ:

☆ محنت کی قیمت کیسے لگائی جاتی ہے

☆ کام کی قدر کیسے منوائی جاتی ہے

☆ اور چھوٹے کاروبار کو کیسے چلایا جاتا ہے

یوں خواتین صرف ہنر مند نہیں بلکہ باشعور بنیں۔

معاشی خود مختاری کے اثرات

جب عورت کمانا شروع کرتی ہے تو اس کے اثرات صرف اس تک محدود

نہیں رہتے۔

☆ بچوں کی تعلیم بہتر ہوتی ہے

☆ گھر میں عورت کی رائے معتبر بن جاتی ہے

☆ اور گھریلو فیصلے متوازن ہو جاتے ہیں

یہی معاشی خود مختاری عورت کو سماجی خودداری بھی عطا کرتی ہے۔

خاموش مگر دیر یا تبدیلی

خواتین کے یہ منصوبے کسی بڑے شور یا تشہیر کے بغیر آگے بڑھے، مگر ان کے اثرات گہرے اور دیر پا تھے۔

یہ وہ انقلاب تھا جو نعروں سے نہیں بلکہ عمل سے آیا۔

عورت سے عورت تک سفر

ایک خوبصورت پہلو یہ سامنے آیا کہ جن خواتین نے ہنر سیکھا انہوں نے دوسری خواتین کو بھی سکھانا شروع کیا۔

یوں:

☆ ایک عورت دوسری عورت کا سہارا بنی

☆ ایک گھر سے دوسرا گھر مضبوط ہوا

☆ اور ایک سلسلہ قائم ہو گیا

یہی اصل مقصد تھا۔ انحصار ختم کرنا، صلاحیت پھیلانا۔

عزتِ نفس کی بحالی

اس باب کا سب سے مضبوط پہلو عزتِ نفس ہے۔

جب عورت یہ جان لیتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کے لیے خود کچھ کر سکتی ہے

تو اس کے چہرے پر ایک خاص اعتماد جھلکنے لگتا ہے۔

یہ اعتماد کسی امداد سے نہیں بلکہ خود اعتمادی سے پیدا ہوتا ہے۔
سماجی رویوں میں تبدیلی

جب عورت معاشی طور پر مضبوط ہوتی ہے تو معاشرے کا رویہ بھی بدلتا ہے۔

وہ عورت:

☆ بوجھ نہیں سمجھی جاتی

☆ رائے رکھنے کا حق پاتی ہے

☆ اور عزت کے ساتھ جینے لگتی ہے

یہ تبدیلی آہستہ ہوتی ہے مگر پائیدار ہوتی ہے۔

چیلنجز اور حقیقت پسندی

خواتین کے منصوبوں میں چیلنجز بھی کم نہیں تھے:

☆ سماجی دباؤ

☆ وسائل کی کمی

☆ اور ابتدائی خوف

مگر خالد محمود نے ان رکاوٹوں کو نظر انداز نہیں کیا بلکہ بہ تدریج اور صبر کے

ساتھ حل کیا۔

مستقبل کا وژن

خالد محمود کا وژن ہے کہ:

- ☆ خواتین کے ہنرمندی کے منصوبے مزید علاقوں تک پھیلیں
- ☆ مختلف ہنر شامل کیے جائیں
- ☆ اور خواتین کو باقاعدہ مارکیٹ سے جوڑا جائے تاکہ عورت مستقل بنیادوں پر خود کفیل ہو سکے۔

باب 11 کا اختتامی پیغام

باب 11 ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ:

- ☆ عورت کو وقتی مدد نہیں، مستقل راستہ چاہیے
 - ☆ ہنر غربت کے خلاف سب سے مضبوط ہتھیار ہے
 - ☆ اور خودداری اصل کامیابی ہے
- Fundación Raindrops کے خواتین منصوبے اس بات کا عملی ثبوت ہیں کہ جب عورت مضبوط ہوتی ہے تو صرف ایک گھر نہیں بلکہ پوری نسل مضبوط ہوتی ہے۔

☆.....☆.....☆

باب نمبر 12:

ہنگامی امداد۔ جب وقت سب سے بڑی آزمائش ہو
آفت میں رفتار، خدمت میں وقار، اور انسانیت میں یکجہتی

تمہید: ہنگامی حالات اور انسانی ذمہ داری

انسانی زندگی میں کچھ لمحے ایسے ہوتے ہیں جہاں منصوبہ بندی، سہولت اور انتظار سب بے معنی ہو جاتے ہیں۔ یہ وہ لمحے ہوتے ہیں جنہیں ہم ہنگامی حالات کہتے ہیں۔

قدرتی آفات، سیلاب، زلزلے، اچانک بیماریوں کی وبا، یا کسی بھی قسم کا انسانی بحران ایک لمحے میں زندگی کا نظام درہم برہم کر دیتا ہے۔
ایسے وقت میں سب سے بڑا سوال یہ نہیں ہوتا کہ مدد کتنی بڑی ہے، بلکہ یہ ہوتا ہے کہ مدد کتنی جلدی پہنچی۔

خالد محمود کے نزدیک ہنگامی امداد محض ایک سرگرمی نہیں بلکہ ایک اخلاقی فرض ہے جس میں تاخیر انسانی جانوں کی قیمت بن سکتی ہے۔

آفت کا پہلا اثر: بے بسی اور خوف

جب کوئی آفت آتی ہے تو سب سے پہلے انسان کا احساسِ تحفظ ٹوٹ جاتا ہے۔

گھر، روزگار، خوراک، حتیٰ کہ اپنی جان کا یقین بھی ڈگمگا جاتا ہے۔
ایسے وقت میں:

☆ خوف غالب ہوتا ہے

☆ انواہیں پھیلتی ہیں

☆ اور لوگ فیصلہ کرنے سے قاصر ہو جاتے ہیں

خالد محمود نے ان مناظر کو قریب سے دیکھا اور یہ سمجھا کہ ہنگامی امداد کا پہلا کام صرف سامان پہنچانا نہیں بلکہ حوصلہ بحال کرنا بھی ہے۔

وقت کی اہمیت: ایک لمحہ، ایک زندگی

ہنگامی حالات میں وقت سب سے قیمتی چیز ہوتا ہے۔

ایک دن کی تاخیر ایک ہفتے کے نقصان میں بدل سکتی ہے، اور ایک گھنٹے کی کوتاہی کسی کی جان لے سکتی ہے۔

Fundación Raindrops نے ابتدا ہی میں یہ اصول طے کیا کہ:

”آفت کے وقت رد عمل فوری ہونا چاہیے، چاہے وسائل محدود ہی کیوں

نہ ہوں۔“

یہی سوچ فاؤنڈیشن کے ہنگامی رسپانس کی بنیاد بنی۔

ہنگامی امداد کی منصوبہ بندی

ہنگامی امداد بظاہر اچانک ہوتی ہے، مگر مؤثر امداد ہمیشہ پہلے سے تیاری

مانگتی ہے۔

خالد محمود نے یہ بات بہت جلد سمجھ لی کہ:

☆ سامان کی فہرست تیار ہو

☆ رابطہ نیٹ ورک موجود ہو

☆ اور رضا کار منظم ہوں

تا کہ آفت کے وقت فیصلے کرنے میں وقت ضائع نہ ہو۔

یہ تیاری Fundación Raindrops کو دوسری تنظیموں سے ممتاز کرتی

گئی۔

خوراک — بقا کی پہلی ضرورت

کسی بھی بحران میں خوراک سب سے پہلی ضرورت ہوتی ہے۔

بھوک انسان کی طاقت اور حوصلہ دونوں توڑ دیتی ہے۔

Fundación Raindrops نے ہنگامی حالات میں:

☆ فوری راشن پیکیجز

☆ بنیادی غذائی اشیاء

☆ اور صاف پانی

کی فراہمی کو اپنی اولین ترجیح بنایا۔

یہ خوراک محض پیٹ بھرنے کا ذریعہ نہیں تھی، بلکہ یہ پیغام تھی کہ:

”آپ اکیلے نہیں ہیں۔“

طبی امداد: زندگی بچانے کی دوڑ

آفات کے بعد بیماریاں اور چوٹیں خاموش قاتل بن جاتی ہیں۔
زخم، انفیکشن، آلودہ پانی سے پھیلنے والی بیماریاں اور ذہنی دباؤ سب ایک
ساتھ حملہ آور ہوتے ہیں۔

خالد محمود کی قیادت میں Fundación Raindrops نے:

☆ ابتدائی طبی امداد

☆ ادویات

☆ اور فوری علاج

کو ہنگامی رسپانس کا لازمی حصہ بنایا۔

یہ امداد بہت سی زندگیاں بچانے کا سبب بنی۔

بچوں اور کمزور طبقات کی ترجیح

ہنگامی حالات میں سب سے زیادہ متاثرینے، بوڑھے اور معذور افراد

ہوتے ہیں۔

Fundación Raindrops نے امداد کی تقسیم میں ہمیشہ یہ اصول رکھا

کہ:

☆ سب سے پہلے کمزور طبقہ

☆ سب سے پہلے وہ

☆ جو خود مدد نہیں کر سکتے

یہ اصول انسانی وقار اور انصاف کی علامت تھا۔
خواتین اور ہنگامی حالات

آفات کے دوران عورت کو دوہرا بوجھ اٹھانا پڑتا ہے:

☆ اپنی حفاظت

☆ اور خاندان کی ذمہ داری

خالد محمود نے ہنگامی امداد میں خواتین کی ضروریات کو خصوصی اہمیت دی:

☆ خوراک

☆ صحت

☆ اور تحفظ

یہ سوچ Fundación Raindrops کو محض امدادی تنظیم نہیں بلکہ

انسان دوست ادارہ بناتی ہے۔

مقامی شمولیت: باہر سے نہیں، اندر سے مدد

خالد محمود کا ماننا تھا کہ بیرونی امداد بھی مؤثر ہوتی ہے جب مقامی لوگ اس

کا حصہ بنیں۔

ہنگامی امداد میں:

☆ مقامی رضا کار

☆ کمیونٹی لیڈرز

☆ اور مقامی وسائل کو شامل کیا گیا

تاکہ امداد درست جگہ اور درست وقت پر پہنچے۔
شفافیت اور اعتماد بحران میں بھی

بحران کے وقت افواہیں اور بداعتمادی تیزی سے پھیلتی ہیں۔
Fundación Raindrops نے ہنگامی امداد میں بھی:

☆ ریکارڈ

☆ واضح تقسیم

☆ اور جواب دہی کو برقرار رکھا۔

یہ شفافیت لوگوں اور عطیہ دہندگان دونوں کا اعتماد مضبوط کرتی گئی۔
خاموش خدمت، گہرا اثر

ہنگامی امداد اکثر خبروں کی زینت نہیں بنتی، مگر متاثرہ گھروں میں زندگی کی
لوٹی ہوئی سانسوں کی صورت نظر آتی ہے۔

خالد محمود کا انداز یہی تھا:

”خدمت بولے، نام خاموش رہے۔“

ہنگامی امداد سے بحالی تک

ہنگامی امداد کہانی کا اختتام نہیں، بلکہ آغاز ہوتی ہے۔

Fundación Raindrops نے امداد کے بعد بحالی کے مراحل پر بھی

توجہ دی:

☆ روزمرہ زندگی کی واپسی

☆ بنیادی سہولیات کی بحالی

☆ اور کمیونٹی کا استحکام

یہی فرق عارضی امداد اور پائیدار خدمت میں ہوتا ہے۔

چیلنجز اور حقیقت پسندی

ہنگامی حالات میں:

☆ وسائل محدود

☆ حالات غیر یقینی

☆ اور فیصلے مشکل ہوتے ہیں

مگر خالد محمود نے یہ سیکھا کہ:

”کامل حالات کا انتظار خود ایک ناکامی ہے۔“

اسی لیے ممکنہ حد تک ہمیشہ عمل کیا گیا۔

مستقبل کی تیاری

باب بارہویں میں صرف ماضی کا بیان نہیں بلکہ مستقبل کی حکمتِ عملی بھی

ہے۔

خالد محمود کا وژن ہے کہ:

☆ ہنگامی رسپانس یونٹس

☆ مزید تربیت یافتہ رضا کار

☆ اور بہتر رابطہ نظام کے ذریعے

آنے والی آفات کے لیے مزید مضبوط تیاری ہو۔

باب 12 کا اختتامی پیغام

یہ باب ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ:

☆ ہنگامی حالات میں انسانیت آزمائی جاتی ہے

☆ رفتار زندگی بچاتی ہے

☆ اور وقار خدمت کو عبادت بناتا ہے

Fundación Raindrops کی ہنگامی امدادی سرگرمیاں اس بات کا

ثبوت ہیں کہ جب نیت صاف ہو تو بحران میں بھی انسانیت زندہ رہتی ہے۔

☆.....☆.....☆

باب - 13:

عالمی شراکتیں - اعتماد سے وسعت تک

جب مقامی خدمت نے بین الاقوامی شناخت حاصل کی

تمہید: خدمت جب سرحدیں عبور کرے

انسانی خدمت اگر خلوص، تسلسل اور شفافیت کے ساتھ کی جائے تو وہ کسی ایک علاقے تک محدود نہیں رہتی۔

وقت کے ساتھ اس کی بازگشت دور تک سنائی دیتی ہے اور وہ سرحدوں، زبانوں اور قومیتوں کی قید سے آزاد ہو جاتی ہے۔

خالد محمود کے سفر میں یہ مرحلہ اس وقت آیا جب انفرادی اور مقامی کوششیں بین الاقوامی اعتماد میں بدلنے لگیں۔

یہ باب اسی ارتقا کی کہانی ہے۔ جہاں خدمت نے وسعت اختیار کی اور شراکت نے طاقت۔

اعتماد: ہر شراکت کی بنیاد

عالمی شراکتیں کسی تعارف یا دعوے سے نہیں بنتیں، وہ صرف اعتماد سے وجود میں آتی ہیں۔

یہ اعتماد وقت مانگتا ہے، عمل مانگتا ہے، اور نتائج مانگتا ہے۔

Fundación Raindrops نے شروع دن سے یہ بات سمجھ لی تھی

کہ:

☆ شفافیت اعتماد پیدا کرتی ہے

☆ تسلسل اعتماد مضبوط کرتا ہے

☆ اور نتائج اعتماد کو پائیدار بناتے ہیں

یہی اعتماد آگے چل کر ادارہ جاتی اور عالمی تعاون کی بنیاد بنا۔

مقامی ساکھ سے عالمی پہچان تک

کسی بھی تنظیم کی عالمی پہچان اس کی مقامی ساکھ سے جنم لیتی ہے۔

جب ایک ادارہ اپنے علاقے میں:

☆ وعدے پورے کرتا ہے

☆ لوگوں کی عزت نفس کا خیال رکھتا ہے

☆ اور نتائج دکھاتا ہے

تو وہ آہستہ آہستہ بین الاقوامی اداروں کی نظر میں آتا ہے۔

Fundación Raindrops کے ساتھ بھی یہی ہوا۔

پانی، صحت، تعلیم اور ہنگامی امداد کے منصوبوں نے ادارے کو ایک قابل

اعتماد شراکت دار کے طور پر متعارف کرایا۔

ادارہ جاتی شراکت کی ضرورت

انفرادی کوششوں کی ایک حد ہوتی ہے۔

جب کام پھیلنے لگے تو نظم، وسائل اور ادارہ جاتی تعاون ناگزیر ہو جاتا ہے۔

خالد محمود نے یہ فیصلہ اسی مرحلے پر کیا کہ:

”اگر خدمت کو پائیدار بنانا ہے تو اداروں کو ساتھ لانا ہوگا۔“

یہ سوچ عالمی شراکتوں کی طرف پہلا عملی قدم بنی۔

بلدیاتی اداروں کے ساتھ تعاون

سب سے پہلی مضبوط شراکت بلدیاتی اداروں کے ساتھ قائم ہوئی۔ مقامی حکومتیں کمیونٹی کی ضروریات کو بہتر جانتی ہیں اور ان کے پاس عملی نفاذ کے ذرائع ہوتے ہیں۔

Fundación Raindrops نے بلدیاتی اداروں کے ساتھ:

☆ پانی

☆ صحت

☆ اور سماجی بہبود کے منصوبوں میں تعاون کیا۔

اس تعاون نے:

☆ وسائل کو مؤثر بنایا

☆ دہرے کام سے بچایا

☆ اور نتائج کو تیز کیا

تعلیمی اداروں سے اشتراک

تعلیم کے شعبے میں جامعات اور تعلیمی اداروں کے ساتھ شراکت ایک اہم سنگِ میل ثابت ہوئی۔

یہ اشتراک:

☆ طلبہ کے تبادلے

☆ تعلیمی سہولیات

☆ اور تحقیق کے دروازے کھولتا گیا۔

خالد محمود کے نزدیک تعلیم میں شراکت صرف ڈگریوں کا تبادلہ نہیں بلکہ علم کی منتقلی ہے۔

بین الاقوامی این جی اوز کے ساتھ روابط

عالمی سطح پر کام کرنے والی این جی اوز کے ساتھ روابط Fundación Raindrops کے لیے سیکھنے اور بڑھنے کا ذریعہ بنے۔

ان روابط سے:

☆ نئے ماڈلز سیکھے گئے

☆ بہتر طریقہ کار اپنایا گیا

☆ اور عالمی معیار سے ہم آہنگی پیدا ہوئی

یہ شراکتیں تنظیم کو عالمی نقشے پر لانے لگیں۔

سفراتی سطح پر پہچان

جب کوئی ادارہ مسلسل اور غیر جانبدار خدمت کرے تو اس کی پہچان سفراتی سطح تک بھی پہنچتی ہے۔

Fundación Raindrops کو مختلف مواقع پر:

☆ سفراتی تقاریب

☆ بین الاقوامی ملاقاتوں

☆ اور رسمی پروگراموں میں متعارف کرایا گیا۔

یہ پہچان خالد محمود کی قیادت اور ادارے کی ساکھ کا ثبوت تھی۔

شراکت میں شفافیت اور خود مختاری

باب تیرہ کا ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ شراکت کا مطلب خود مختاری کا خاتمہ

نہیں ہوتا۔

خالد محمود نے یہ اصول طے کیا کہ:

☆ کوئی بھی شراکت

ادارے کے بنیادی اصولوں سے متصادم نہ ہو

☆ شفافیت ہر حال میں برقرار رہے

☆ اور فیصلہ سازی آزاد رہے

یہ اصول ہر شراکت کو مضبوط اور دیرپا بناتے گئے۔

ثقافتی احترام اور مقامی حساسیت

عالمی شراکتوں میں ثقافتی فرق ایک بڑا چیلنج ہوتا ہے۔

زبان، رسم و رواج اور سماجی اقدار مختلف ہوتی ہیں۔

Fundación Raindrops نے ہمیشہ اس بات کا خیال رکھا کہ:

☆ مقامی ثقافت کا احترام ہو

☆ کمیونٹی کی رائے شامل ہو

☆ اور کسی پر کوئی ماڈل مسلط نہ کیا جائے

یہ احترام اعتماد کو مزید مضبوط کرتا گیا۔

وسائل کی شراکت، اثر کی وسعت

شراکت کا سب سے بڑا فائدہ وسائل کا اشتراک ہوتا ہے۔

جب ادارے مل کر کام کرتے ہیں تو:

☆ اخراجات کم ہوتے ہیں

☆ اثر بڑھتا ہے

☆ اور نتائج تیز آتے ہیں

باب تیرہ میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شراکت نے خدمت کی وسعت کو

کئی گنا بڑھا دیا۔

تنقید اور احتساب

جیسے جیسے دائرہ بڑھتا ہے تنقید بھی بڑھتی ہے۔

عالمی سطح پر کام کرنے والے اداروں کو زیادہ سوالات کا سامنا ہوتا ہے۔

خالد محمود نے تنقید کو خطرہ نہیں بلکہ احتساب کا ذریعہ سمجھا۔

یہی رویہ ادارے کو مضبوط کرتا گیا۔

مستقبل کی عالمی حکمتِ عملی

باب تیرہ صرف ماضی کا بیان نہیں بلکہ مستقبل کی سمت بھی واضح کرتا ہے۔

خالد محمود کا وژن ہے کہ:

☆ مزید عالمی اداروں سے تعاون

☆ مشترکہ انسانی منصوبے

☆ اور پائیدار ترقی کے اہداف (SDGs) کے مطابق کام کے

ذریعے خدمت کو عالمی سطح پر منظم کیا جائے۔

شراکت بطور ذمہ داری

خالد محمود کے نزدیک شراکت کوئی اعزاز نہیں بلکہ ایک بھاری ذمہ داری

ہے۔

جتنا بڑا اعتماد، اتنی ہی بڑی جواب دہی۔

یہی سوچ Fundación Raindrops کو وقار کے ساتھ آگے بڑھاتی

ہے۔

باب 13 کا اختتامی پیغام

یہ باب ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ:

☆ خدمت جب خلوص سے کی جائے

تو وہ سرحدیں عبور کرتی ہے

☆ شراکت اعتماد سے بنتی ہے

☆ اور اعتماد ذمہ داری مانگتا ہے

Fundación Raindrops کی عالمی شراکتیں اس بات کا ثبوت ہیں

کہ اگر بنیاد مضبوط ہو تو خدمت عالمی تحریک بن سکتی ہے۔

☆.....☆.....☆

باب نمبر 14:

قومی و ادارہ جاتی اعزازات ریاستی اعتماد سے سماجی وقارت تک

جب خدمت کو ریاست، جامعات اور بلدیات نے باضابطہ تسلیم کیا

تمہید: اعتراف کیوں اہم ہوتا ہے؟

انسانی خدمت کا اصل مقصد شہرت نہیں ہوتا، مگر جب خدمت مسلسل، شفاف اور غیر جانبدار ہو تو اس کا اعتراف ایک فطری مرحلہ بن جاتا ہے۔ ریاستی اور ادارہ جاتی سطح پر اعتراف کسی فرد یا فاؤنڈیشن کی ذاتی کامیابی نہیں ہوتا، بلکہ اس بات کی علامت ہوتا ہے کہ اس کی خدمات کو قابل اعتماد، مؤثر اور قابل تقلید سمجھا جا رہا ہے۔

Fundación Raindrops اور اس کے صدر خالد محمود کے سفر میں یہ

مرحلہ ایک اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

قومی سطح پر پہچان: ریاستی اعتماد کا اعلان

جب کسی فلاحی ادارے کی خدمات ریاستی اداروں کی نظر میں آ جائیں تو یہ

محض ایک اعزاز نہیں رہتا، بلکہ ایک اعتماد نامہ بن جاتا ہے۔

Fundación Raindrops کی خدمات پانی، صحت، تعلیم، ہنگامی امداد اور سماجی بہبود کے شعبوں میں مسلسل اور منظم رہیں، جس کے نتیجے میں ریاستی سطح پر اس کام کو سراہا گیا۔
نیشنل اسمبلی آف ایکواڈور کی ریلیکیشن

یہ باب اس تاریخی لمحے کو محفوظ کرتا ہے جب Asamblea Nacional del Ecuador کی جانب سے Fundación Raindrops اور خالد محمود کی انسانی خدمات کو باضابطہ قومی ریلیکیشن دی گئی۔

یہ اعزاز:

☆ کسی ایک منصوبے کا نہیں تھا

☆ کسی ایک دن کی محنت کا نہیں تھا

بلکہ برسوں پر محیط عملی خدمت کا اعتراف تھا۔

یہ ریلیکیشن اس بات کی علامت بنی کہ ریاست ایکواڈور کی اعلیٰ ترین قانون ساز اسمبلی Fundación Raindrops کو ایک ذمہ دار، معتبر اور سماجی شراکت دار کے طور پر دیکھتی ہے۔
نیشنل اسمبلی ریلیکیشن کی اہمیت

قومی اسمبلی کی جانب سے ملنے والا اعتراف کسی بھی فلاحی ادارے کے لیے سب سے اعلیٰ سطح کی پہچان شمار ہوتا ہے۔
 اس کے اثرات یہ ہوتے ہیں:

☆ ادارے کی ساکھ مضبوط ہوتی ہے

☆ عوامی اعتماد میں اضافہ ہوتا ہے

☆ اور دیگر اداروں کے لیے

تعاون کا راستہ کھلتا ہے Fundación Raindrops کے لیے یہ اعزاز ایک نئی ذمہ داری بھی لے کر آیا کہ اب ہر قدم ریاستی اعتماد کے معیار پر پورا اترے۔

جامعات کا اعتراف: تعلیم اور سماج کا اشتراک

ریاستی اعتراف کے ساتھ ساتھ تعلیمی اداروں کی جانب سے سراہا جانا اس بات کی علامت ہے کہ فاؤنڈیشن کی خدمات صرف امداد تک محدود نہیں بلکہ علم اور مستقبل سے جڑی ہوئی ہیں۔

یونیورسٹی آف کوتاپاکسی کی جانب سے اعزاز

Universidad de Cotopaxi کی جانب سے خالد محمود اور Fundación Raindrops کو تعلیمی تعاون، طلبہ کی معاونت، اور ادارہ جاتی شراکت پر باضابطہ اعزاز سے نوازا گیا۔

یہ اعزاز خاص طور پر ان خدمات کا اعتراف تھا:

☆ کم وسائل رکھنے والے طلبہ کی مدد

☆ تعلیمی سہولیات (لیپ ٹاپس، سپورٹ)

☆ اور بین الادارہ جاتی تعاون (MoUs)

یہ پہچان اس بات کا ثبوت بنی کہ فاؤنڈیشن نے تعلیم کو محض خیرات نہیں بلکہ ترقی کا ذریعہ سمجھا۔
تعلیمی اعتراف کا سماجی اثر

جامعات کی جانب سے ملنے والا اعزاز نوجوانوں کے لیے ایک پیغام بن گیا کہ:

☆ سماجی خدمت اور تعلیم ساتھ چل سکتے ہیں

☆ اور فلاحی کام

علمی اداروں کی نظر میں قابل قدر ہوتا ہے یہ پہچان Fundación Raindrops کو تعلیمی حلقوں میں ایک معتبر نام بناتی گئی۔
بلدیاتی ادارے: زمینی حقیقت کا اعتراف

ریاستی اور تعلیمی اعتراف کے ساتھ بلدیاتی اداروں کی جانب سے سراہا جانا خاص اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ بلدیات زمینی حقائق کے سب سے قریب ہوتی ہیں۔

میونسپل کارپوریشن کے ساتھ شراکت اور اعتراف

مختلف میونسپل کارپوریشنز نے Fundación Raindrops کے ساتھ پانی، صحت اور سماجی منصوبوں میں عملی تعاون کیا۔

ان بلدیاتی اداروں کی جانب سے ملنے والی پذیرائی اس بات کا اعتراف تھی کہ:

- ☆ فاؤنڈیشن نے مقامی ضروریات کو سمجھا
 - ☆ ادارہ جاتی نظم و ضبط کے ساتھ کام کیا
 - ☆ اور وسائل کو ضائع ہونے سے بچایا
- یہ اعتراف کاغذی نہیں بلکہ عملی تجربے کی بنیاد پر تھا۔
- GAD (10 اور مقامی حکومتوں کا اعتماد مقامی خود مختار ادارے (GADs) کسی بھی سماجی منصوبے میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔
- Fundación Raindrops نے GAD اداروں کے ساتھ:
- ☆ مفاہمتی یادداشتیں
 - ☆ مشترکہ منصوبے
 - ☆ اور ذمہ داریوں کی واضح تقسیم کے ذریعے
- ایک مضبوط ماڈل قائم کیا۔ یہ تعاون اس بات کی دلیل بنا کہ فاؤنڈیشن ریاستی ڈھانچے کے اندر رہتے ہوئے موثر سماجی کردار ادا کر سکتی ہے۔
- آرچی دونہ (Archidona): ایک نمایاں مثال
- Archidona کے ساتھ Fundación Raindrops کا تعلق
- بلدیاتی اعتماد کی ایک روشن مثال ہے۔
- آرچی دونہ میں:
- ☆ پانی کے منصوبے
 - ☆ سماجی بہبود کی سرگرمیاں

☆ اور ادارہ جاتی تعاون

نے یہ ثابت کیا کہ فاؤنڈیشن صرف وعدے نہیں کرتی بلکہ زمین پر نتائج دکھاتی ہے۔

آرچی دونہ کی پذیرائی کی اہمیت

آرچی دونہ کی بلدیاتی سطح پر پذیرائی اس لیے بھی اہم تھی کہ:

☆ یہ ایک عملی شراکت کا نتیجہ تھی

☆ کمیونٹی نے براہ راست فائدہ دیکھا

☆ اور مقامی قیادت نے اعتماد کا اظہار کیا

یہ اعتماد Fundación Raindrops کے لیے ایک مثال بن گیا کہ کس

طرح مقامی حکومتوں کے ساتھ پائیدار شراکت قائم کی جاسکتی ہے۔

اعزازات اور تصویری ریکارڈ کی معنویت

اس باب میں جن اعزازات کا ذکر ہے ان کی تصویری شہادتیں اور

دستاویزی ریکارڈ محض یادگار نہیں بلکہ تاریخی ثبوت ہیں۔

یہ تصاویر یہ بتاتی ہیں کہ:

☆ خدمت محض بیان نہیں

☆ بلکہ تسلیم شدہ حقیقت ہے

☆ جسے ریاست، جامعات اور بلدیات نے مانا

اعزازات کا مجموعی اثر

قومی اسمبلی، جامعات، میونسپل کارپوریشنز اور مقامی حکومتوں کی جانب سے

ملنے والی یہ تمام پذیرائیاں ایک مشترکہ پیغام دیتی ہیں:

☆ Fundación Raindrops ایک سنجیدہ ادارہ ہے

☆ خالد محمود ایک قابل اعتماد قائد ہیں

☆ اور انسانی خدمت

ریاستی ڈھانچے کے ساتھ ہم آہنگ ہو سکتی ہے یہ اعزازات غرور کا سبب

نہیں بنے بلکہ ذمہ داری کو کئی گنا بڑھا گئے۔

باب 14 کا اختتامی پیغام

یہ باب اس حقیقت کو محفوظ کرتا ہے کہ:

☆ اصل اعزاز عوام کا اعتماد ہے

☆ ریاستی پہچان ذمہ داری بڑھاتی ہے

☆ اور ادارہ جاتی اعتراف خدمت کو پائیدار بناتا ہے

Fundación Raindrops اور خالد محمود کو ملنے والے یہ قومی، تعلیمی

اور بلدیاتی اعزازات اس بات کا ثبوت ہیں کہ اگر نیت صاف ہو اور عمل

شفاف تو خدمت ریاستی وقار میں بدل سکتی ہے۔

☆.....☆.....☆

باب نمبر 15:**وراثت، تسلسل اور مستقبل - بوند سے سمندر تک**

جب خدمت فرد سے ادارہ بنے، اور ادارہ نسلوں تک پہنچے

تمہید: وراثت کا اصل مفہوم

وراثت عام طور پر دولت، زمین یا نام سے جڑی سمجھی جاتی ہے، مگر انسانی خدمت میں وراثت کا مفہوم اس سے کہیں وسیع اور گہرا ہوتا ہے۔

یہ وہ اثر ہے جو انسان اپنے بعد چھوڑ جاتا ہے۔

وہ سوچ، وہ نظام اور وہ اقدار جو اس کے جانے کے بعد بھی زندہ رہیں۔

خالد محمود کے نزدیک وراثت کا مطلب کسی فرد کی جگہ کسی فرد کا آ جانا

نہیں، بلکہ کسی مقصد کا قائم رہنا ہے۔

فرد سے ادارہ: پائیداری کا پہلا قدم

باب سولہویں کا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ خدمت اگر کسی ایک فرد پر منحصر رہے

تو وہ کمزور ہو جاتی ہے۔

جبکہ خدمت اگر ادارہ جاتی شکل اختیار کر لے تو وہ وقت کے امتحان میں

کامیاب رہتی ہے۔

Fundación Raindrops کے قیام کے ساتھ یہ فیصلہ واضح ہو چکا

تھا کہ:

- ☆ فیصلے نظام کے تحت ہوں
- ☆ ذمہ داریاں تقسیم ہوں
- ☆ اور ادارہ کسی ایک نام سے بڑا ہو

یہی سوچ پائیداری کی بنیاد بنی۔
تسلسل - وقتی جوش نہیں، مستقل نظم

تسلسل وہ عنصر ہے جو نیکی کو تحریک سے ادارہ بناتا ہے۔ ابتدائی جوش اکثر تیز ہوتا ہے، مگر وقت کے ساتھ صرف نظم اور مقصد ہی انسان کو قائم رکھتا ہے۔
خالد محمود کی قیادت میں Fundación Raindrops نے یہ اصول

اپنایا کہ:

- ☆ چھوٹا کام بھی مسلسل کیا جائے
- ☆ معیار کم نہ ہونے دیا جائے
- ☆ اور ہر منصوبہ پچھلے سے بہتر ہو
- ☆ یہی تسلسل ادارے کو مضبوط کرتا گیا۔

ادارہ جاتی یادداشت (Institutional Memory)

وراثت صرف اقدار کی نہیں بلکہ تجربات کی بھی ہوتی ہے۔ جو ادارے اپنی سیکھ محفوظ نہیں کرتے وہ ہر بار صفر سے آغاز کرتے ہیں۔

Fundación Raindrops میں:

☆ منصوبوں کی دستاویزات

☆ فیصلوں کے اسباب

☆ اور نتائج کی رپورٹس

محفوظ کی جاتی رہیں تاکہ آنے والی قیادت ماضی کی غلطیوں کو نہ

دہرائے اور کامیابیوں سے فائدہ اٹھائے۔

تربیت اور قیادت کی تیاری

باب سولہویں میں قیادت کی تیاری کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔ کیونکہ

ادارے اس وقت کمزور ہوتے ہیں جب ایک رہنما کے بعد خلا پیدا ہو جائے۔

اسی لیے:

☆ ٹیم کی تربیت

☆ ذمہ داریوں کی تدریجی منتقلی

☆ اور فیصلہ سازی میں شمولیت

کو ادارہ جاتی کلچر بنایا گیا۔

یہ تیاری قیادت کو شخصی سے ادارہ جاتی بناتی ہے۔

اقدار کی منتقلی - سب سے قیمتی وراثت

دولت ختم ہو سکتی ہے، عمارتیں مٹ سکتی ہیں، مگر اقدار اگر منتقل ہو جائیں تو

ادارے زندہ رہتے ہیں۔

Fundación Raindrops کی بنیادی اقدار:

☆ شفافیت

☆ انسانی وقار

☆ غیر جانبداری

☆ اور خدمت

نئے افراد کو ابتدا ہی سے سکھائی گئیں تاکہ ادارے کی روح محفوظ رہے۔
نوجوان نسل اور مستقبل کی قیادت

باب پندرہ نوجوانوں کو مستقبل کا بوجھ نہیں بلکہ امید کے طور پر دیکھتا ہے۔
نوجوانوں کی شمولیت:

☆ ادارے کو تازہ سوچ دیتی ہے

☆ ٹیکنالوجی سے جوڑتی ہے

☆ اور خدمت کو نئے انداز دیتی ہے

یہ شمولیت Fundación Raindrops کے مستقبل کی ضمانت ہے۔
ٹیکنالوجی اور تسلسل

آج کے دور میں ادارے کی پائیداری ٹیکنالوجی کے بغیر ممکن نہیں۔

Fundación Raindrops نے:

☆ ڈیجیٹل ریکارڈ

☆ آن لائن رابطہ

☆ اور جدید ذرائع

کو اپنایا تاکہ معلومات محفوظ رہیں اور کام کی رفتار بہتر ہو۔

یہ ٹیکنالوجی ادارے کی یادداشت بن گئی۔

مالی شفافیت اور مستقبل کا اعتماد

وراثت کا ایک اہم پہلو مالی نظم و ضبط ہے۔

جو ادارہ مالی شفافیت قائم رکھتا ہے وہ مستقبل کا اعتماد بھی محفوظ رکھتا ہے۔

Fundación Raindrops نے:

☆ واضح حسابات

☆ ذمہ دار اخراجات

☆ اور عطیات کی شفاف رپورٹنگ

کو لازمی اصول بنایا تاکہ آنے والے وقت میں ادارے کی ساکھ برقرار

رہے۔

شراکتیں اور پائیدار نیٹ ورک

ادارہ اکیلا مستقبل کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ شراکتیں وہ پل ہیں جو ادارے کو

مضبوط بناتی ہیں۔

Fundación Raindrops نے:

☆ ریاستی اداروں

☆ جامعات

☆ بلدیاتی حکومتوں

کے ساتھ تعلقات کو افراد سے نہیں بلکہ ادارے سے جوڑتا کہ تسلسل قائم

رہے۔

بحران کے بعد تسلسل

اکثر ادارے بحران میں تو فعال ہوتے ہیں مگر بحران کے بعد بکھر جاتے

ہیں۔

باب پندرہ میں یہ واضح ہوتا ہے کہ:

☆ اصل امتحان بحران کے بعد آتا ہے

☆ جب شور ختم ہو جائے

☆ اور صرف نظم باقی رہ جائے

Fundación Raindrops نے بحران کے بعد بھی اپنے نظام کو

برقرار رکھا اور بحالی کو ترجیح دی۔

بین الاقوامی وژن اور مقامی جڑیں

مستقبل کی وراثت تبھی مضبوط ہوتی ہے جب عالمی وژن اور مقامی جڑیں

ساتھ چلیں۔

ادارے نے یہ توازن قائم رکھا کہ:

☆ عالمی معیار اپنائے جائیں

☆ مگر مقامی ثقافت کا احترام ہو

☆ اور کمیونٹی مرکز میں رہے

یہ توازن پائیداری کی علامت ہے۔
فرد کی واپسی، ادارے کی بقا

قیادت کی اصل کامیابی اس دن سامنے آتی ہے جب فرد پیچھے ہٹ جائے
 اور ادارہ مضبوطی سے کھڑا رہے۔
 باب پندرہ میں یہ تصور واضح ہے کہ:
 ☆ ادارہ کسی ایک شخص کا محتاج نہ رہے
 ☆ نظام افراد سے بڑا ہو
 ☆ اور مشن جاری رہے
 یہی اصل وراثت ہے۔

آنے والی نسلوں کے لیے پیغام

یہ باب آنے والی نسلوں کو ایک واضح پیغام دیتا ہے:
 ☆ خدمت وقتی جوش نہیں
 ☆ بلکہ مستقل نظم ہے
 ☆ نام اہم نہیں
 ☆ اثر اہم ہے

یہ پیغام ادارے کو وقت سے آگے لے جاتا ہے۔

باب 15 کا اختتامی پیغام

یہ باب ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ:

☆ وراثت نظام سے بنتی ہے

☆ تسلسل نظم سے آتا ہے

☆ اور مستقبل اقدار سے محفوظ رہتا ہے

Fundación Raindrops کی کہانی یہ ثابت کرتی ہے کہ اگر بوند
نیت کی ہو اور سمت درست تو وہ سمندر بن سکتی ہے۔ ایسا سمندر جو نسلوں کو
سیراب کرتا رہے۔

☆.....☆.....☆

اختتامیہ

بوند سے سمندر تک - ایک سفر، ایک پیغام
یہ کتاب کسی ایک فرد کی کہانی نہیں، یہ ایک سوچ کی داستان ہے۔
ایک ایسی سوچ جو خاموشی سے جنم لیتی ہے، مگر وقت کے ساتھ زندگیوں
میں گونج بن جاتی ہے۔

یہ سفر ایک انسان سے شروع ہوا، مگر اس کی منزل انسانیت بنی۔
خدمت بطور راستہ، شہرت بطور فاصلہ اس کتاب کے صفحات میں ہم نے
دیکھا کہ خدمت جب نیت سے جڑ جائے تو اسے تشہیر کی ضرورت نہیں رہتی۔
اس کا اثر خود بولنے لگتا ہے۔

خالد محمود کا سفر ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ اصل کامیابی نام بنانا نہیں بلکہ اثر
چھوڑنا ہے۔

جہاں پانی پہنچا، وہاں زندگی لوٹی۔

جہاں علاج پہنچا، وہاں وقار بحال ہوا۔

جہاں تعلیم پہنچی، وہاں مستقبل روشن ہوا۔

اور جہاں عورت با اختیار ہوئی، وہاں نسلیں مضبوط ہوئیں۔

ادارہ بطور امانت Fundación Raindrops کی کہانی ہمیں یہ سمجھاتی ہے کہ ادارے طاقت کے لیے نہیں بلکہ ذمہ داری کے لیے بنتے ہیں۔ یہ ادارہ کسی فرد کی ملکیت نہیں، بلکہ ایک اجتماعی امانت ہے۔ ریاست کے لیے، جامعات کے لیے، بلدیات کے لیے، اور سب سے بڑھ کر ان لوگوں کے لیے جن کی آواز کبھی سنی نہیں گئی۔

ریاست، سماج اور انسان۔ ایک دائرہ نیشنل اسمبلی آف ایکواڈور، یونیورسٹی آف کوتا پاقسی، میونسپل ادارے، GADs اور آرچی دونہ جیسے شہروں کی باضابطہ پذیرائی اس بات کی علامت ہے کہ:

انسانی خدمت ریاستی نظام سے متصادم نہیں بلکہ اس کی تکمیل ہو سکتی ہے۔ یہ اعترافات اعزاز سے زیادہ اعتماد کی سند ہیں۔

قیادت جو پیچھے ہٹنا سکھائے اس کتاب کا ایک اہم سبق یہ بھی ہے کہ اصل قیادت وہ ہے جو خود کو مرکز سے ہٹا کر مشن کو مرکز میں لے آئے۔

جب ادارہ فرد سے بڑا ہو جائے، جب نظام نام سے مضبوط ہو جائے، اور جب خدمت نسلوں تک پہنچنے لگے۔

تب سمجھ لینا چاہیے کہ وراثت محفوظ ہو چکی ہے۔

خاموش انقلاب کی گواہی

یہ کتاب شور کی نہیں، خاموش انقلاب کی گواہی ہے۔

وہ انقلاب جو نعروں سے نہیں بلکہ نلکوں، کتابوں، دواؤں، سلائی مشینوں

اور فوری امداد سے آتا ہے۔

یہ انقلاب اس بات کا ثبوت ہے کہ اگر نیت صاف ہو اور نظم مضبوط تو وسائل خود راستہ بنا لیتے ہیں۔

قاری کے نام پیغام

اگر آپ یہ کتاب پڑھ رہے ہیں تو شاید آپ بھی کسی نہ کسی مقام پر یہ سوال اپنے آپ سے کریں گے:

”میں کیا کر سکتا ہوں؟“

اس کتاب کا جواب سادہ ہے: آپ ایک بوند بن سکتے ہیں۔

اور اگر بوند نیت کی ہو اور سمت درست تو سمندر بننے میں زیادہ وقت نہیں

لگتا۔

آخری سطر

یہ اختتام کسی کہانی کا انجام نہیں، بلکہ ایک دعوت ہے۔

خدمت کی، ذمہ داری کی، اور انسانیت کی۔

کیونکہ دنیا کو بڑے نعروں سے نہیں، بڑی نیتوں سے بدلا جاتا ہے۔

☆.....☆.....☆